محمد و آل محمد علیہم السلام پہ
صلوات کے فوائد

مؤلف: حجہ الاسلام و المسلمین عمار سالم سعد
مترجم: سید زائر حسین نقوی

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

محمدو آل محمد علیہم السلام پر صلوات کے فوائد

مؤلف: حجہ ااسلام و لمسلمین عمار سالم سعد

مترجم: سید زائر حسین نقوی

مقدمہ مؤلف

اللھم انی احدک حد الحامدین و اشکرک شکرالشاکرین و استعین بک یاخیر مستعان بہ، و اتوکل علیک یا خیر المتوکل علیہ، و اشھد انک رسول رب العالمین، و اصلی علی رسول و حبیبک و نجیبک و خیرتک من خلقک مُحَمّد و علی آلہ المیامین المنتجبین الی قیام یوم الدین.

اما بعد:

عبد فقیر و گنہگار (عمار سالم) میں نے سوچا اپنے گناھوں کی کثرت اور اعمال صالحہ کی قلت کے بارے میں تو میری مشکل میں اضافہ ھوگیا اور میرا خوف میری رجا و امید پر غالب آگیا، پھر اسی اثنا میں الھام ھوا کہ اس مرض کی دواء سوائے ختمی مرتبت کی طرف رجوع کے کچھ اور نھي ھے، پروردگار عالم فرماتا ھے: (وابتغوا الیہ الوسیلة) اے خدا پہ ایمان لانے والو! اللہ سے ڈرتے رھو اور اس کا قرب تلاش کرو۔

اور سرکار ختمی مرتبت ﷺ کی ذات گرامی ھی پروردگار عالم کے نزدیک سب سے بڑا وسیلہ اور واسطہ ھے اور سرکار دو عالم ﷺ ھی تمامی مخلوقات میں سب سے افضل، برتر و محبوب ھیں، تو پس میں نے اپنے اس عمل قلیل کے ذریعہ سے جس کو ایک کتاب میں جمع کیا اور اس کا نام رکھا محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات کے فائدے) سرکار دو عالم ﷺ کی طرف رجوع کیا اس امید کے ساتھ کہ پروردگار عالم میرے اس عمل کو قیامت کے دن میرے اور میرے والدین کے لئے نور قرار دے، اور پروردگار عالم مجھے اور میرے والدین کو محمد و آل محمد ﷺ کی معرفت نصیب کرے۔ (الھی آمین)

عمار سالم سعد

مقدمہ مترجم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ، الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی مُحَمَّد و آلہ الطیبین الطاھرین، اما بعد:

خدائے وحدہ لا شریک کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں اس بات کی توفیق دی کہ ہم اس عظیم کتاب کا (جو کہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات کے فوائد کے عنوان سے تحریر کی گئی ہے) ترجمہ کر سکیں۔ بہر حال میں کسی اور کتاب کا انتخاب بھی کر سکتا تھا، لیکن اس کتاب کا انتخاب اس وجہ سے کیا کہ:

اولا: یہ کتاب فضائل محمد و آل محمد علیہم السلام کی عکاسی کر رہی ہے جو کہ نا قابل انکار حقیقت ہے کہ محمد و آل محمد علیہم السلام سے افضل اس کائنات میں کوئی بھی نہیں، اور ہو بھی کیسے سکتا ہے کہ ان ذوات مقدسہ سے افضل و اشرف بھی کوئی ہو کہ جن کے سبب سے خدائے رحمن و رحیم نے سب کچھ خلق فرمایا ہو؛

ثانیا: اس کتاب کے انتخاب کی وجہ یہ ہے کہ یہ کتاب قرآن و احادیث محمد و آل محمد علیہم السلام کی روشنی میں ہے کہ جس سے تمسک کا ہمیں حکم دیا گیا ہے ورنہ ہلاکت یقینی ہے؛

ثالثاً: اہم ترین سبب جس کی وجہ سے اس کتاب کا انتخاب کیا وہ یہ ہے کہ یہ کتاب ایسے عظیم راز اور ذکر اشرف و افضل و اعظم پر مشتمل ہے جو کہ حلال مشکلات ہے، اور جس کی طرف انسان کو بہت ہی زیادہ احتیاج و ضرورت ہے، چونکہ انسان کی زندگی جو کہ مشکلات میں گھری ہوئی ہے خصوصا مؤمن کہ جس کے لئے یہ حدیث ہی کافی ہے (سب سے سخت بلاء و آزمائش انبیاء علیہم السلام کی ہے پھر جسکا ایمان جتنا زیادہ قوی ہو، جو ان سے زیادہ جتنا زیادہ نزدیک ہو، اس رتبہ و درجہ کے لحاظ سے بلاء و آزمائش بھی سخت ہوگی) اور پھر اس قید خانہ میں زندگی جو کہ دنیا کی شکل میں ہے کہ دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ ہے اور بہر حال قید خانہ میں تصور آسائش ایک تعجب خیز شئی ہے۔۔ لہذا انسان کو کسی ایسی شئی کی ضرورت ہے کہ جو انسان کو دنیاوی مشکلات اور اخروی مشکلات جو کہ زیادہ سخت ہے، اس سے نجات دلا دے، اور اس کیلئے بہت سی چیزیں متصور ہیں، لیکن ان سب میں اہم و افضل محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات ھے پس اگر انسان چاہتا ہے کہ دنیا و آخرت کی مشکلات سے نجات حاصل کرے تو اس کے لئے محمد و آل محمد (ع) پر صلوات سے سہارا لینا ضروری ہے جو کہ فقط مشکلات سے نجات یا باعث مغفرت ہی نہیں ہے بلکہ درجات و حسنات میں اضافہ کا باعث بھی ہے جیسا کہ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد یہ حقیقت واضح ہوتی ہے۔ پس خدائے وحدہ لا شریک سے دعاء کرتے ہیں کہ بحق فاطمة و ابیها و بعلها و بنیهاو السرالمستودع ینها،

ہمارے اس عمل قلیل کو شرف قبولیت عطا فرما....(الٰہی آمین)

سید زائر حسین نقوی

فوائد الصلاۃ علی النبی المختار و علی آلہ الاطہار علیہم السلام

رسول اکرم ﷺ کی شخصیت

تاریخ اسلام میں سب سے عظیم شخصیت بلکہ تمام کائنات میں سب سے افضل و عظیم شخصیت ھمارے نبی محمد مصطفی ﷺ کی ھے۔ کہ اس شخصیت میں تمامی فضیلتیں سمٹ گئی ھیں۔

پروردگار عالم کا ارشاد ھے: (لقد کان لک فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ) [1] اے مسلمانو! تم میں سے اس کے لئے رسول اسلام ﷺ کی زندگی نمونہ عمل ھے جو شخص بھی اللہ اور آخرت سے امیدیں وابستہ کئے ھوئے ھے اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ھے؛ اور (وانک لعلی خلق عظیم) اور آپ اخلاق کے بلند ترین درجہ پر ھیں۔

پس تمامی مسلمانوں کے لئے ضروی ھے کہ سرکار دوعالم ﷺ کی سنت سے آگاہ ھوں تاکہ اسلام کے عظیم آئین و قانون و اخلاق کو حاصل کر سکیں اور اپنی زندگی کو اسلام کے مطابق گزار سکیں کہ سرکار ﷺ کی شخصیت عظیم شخصیت ھے جو کہ مجسم فضیلت ھے۔

عبادت کی آخری منزل پر ہیں اور پروردگار سے سب سے زیادہ قریب ھیں جو کہ اک مثال ھیں اپنے اھل خانہ کے ساتھ نیک برتاؤ اور دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی، جوکہ صدق و صفا کی ایک عظیم مثال ھے، پس کوئی ایسی فضیلت ھے ھی نہیں جو سرکار دوعالم ﷺ کے اندر نہ پائی جائے، بلکہ فضیلتیں یہیں سے متمسک ھوکر باشرف ھوتی ھیں۔

پروردگار عالم کا یہ ارشاد گرامی ھے: (و انک لعلی خلق عظیم) کہ آپ خلق عظیم پر فائز ھیں۔ و قلم و بیان و زبان کو عاجز کر دیان کہ آپ کی توصیف کر سکے یا عظمت بیان کر سکے، پس یہ آیۂ کریمہ پروردگار عالم کی جانب سے آپ کے اخلاق حسنہ کی سند ھے، [2] چونکہ اخلاق ایک ایسا مفہوم ھے کہ جو انسان کی حیات کے سارے حصہ کو شامل ھے۔

روایت کی گئی ھے کہ یہودیوں کا فصیح و بلیغ شخص مولائے کائنات علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ھوا اور آپ سے کہا: ''مجھے آپ اپنے اخلاق کے بارے میں بتائیں، تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ دنیا کے مال و متاع کو بیان کرو تاکہ میں سرکار دوعالم ﷺ کے اخلاق کو بتاؤں تو یہودی کہتا ھے کہ یہ میرے لئے ناممکن ھے تو مولا نے فرماتے ھیں: تو دنیا کے مال و متاع کی توصیف سے عاجز ھے کہ جس کے بارے میں خود خدا نے فرمایا: (قل متاع الدنیا قلیل) آپ کہہ دیجئے کہ زندگی کی سودمندی بہت کم ھے لہذا میں کیسے اس نبی کے اخلاق کی توصیف کرسکتا ھوں کہ جس کے بارے میں خود خدا وحدہ لاشریک کا ارشاد ھے'' وانک لعلی خلق عظیم ''۔

یہ رسول گرامی ﷺ کی عظمت ھے کہ انکی ذات لوگوں کے لئے نمونہ ھے اور وہ انسان کامل ھیں۔ اور قرآن دوسرے مقام پر اس طرح سے بیان کرتا ھے کہ: (لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ) ۔

اسی طرح سے سرکار دو عالم ﷺ کی ذات نے بھی عرب کے سخت مزاج لوگوں کو اس بات کا مصداق بنایا کہ انھیں کہ خیر امت سے خطاب کیا جائے اور یہ سرکار دو عالم ﷺ کے اخلاق کا نتیجہ ھے اور آپ کے صبر و تحمل کا نتیجہ ھے۔ آپ کے نوری کلام کی دین کے ھ قرآن کہہ رھا ھے'' (لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لاَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ)؛ اگر آپ سخت مزاج و سخت کلام ھوتے تو یہ لوگ بھاگ کھڑے ھوتے۔

میں یہ چاھتا ھوں کہ یہاں پر قارئین محترم کے لئے سرکار دو عالم ﷺ کی ذات سے متعلق دو واقعہ بیان کروں تاکہ وہ مومنین جو انسان کامل کی تلاش میں ھیں اس پر عمل کر سکیں۔

عدی بن حاتم روایت کرتا ھے کہ سرکار دو عالم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے کہ میں حاضر ھوا اور سلام کیا تو سرکار دو عالم ﷺ نے پوچھا کہ کون ھے؟ تو میں نے جواب دیا کہ میں عدی بن حاتم ھوں تو سرکار مجھے اپنے گھر کی طرف لیکر چلے تھے کہ اسی اثنا میں ایک خاتون آئی جو کہ ضعیف و کمزور و اور سن رسیدہ تھیؔ اور اس نے سرکار ﷺ کو کافی دیر تک رو کے رکھا اور اپنی حاجت و ضرورت کے سلسلہ میں بات کرتی رھے تو میں کہا کہ خدا کی قسم یہ کوئی بادشاہ نہیں ھوسکتا، پھر سرکارؐ مجھے اپنے گھر لے گئے اور مجھے ایک فرش دیا کہ جس میں سوکھی گھاس بھری تھی اور خود زمین پر بیٹھ گئے تو میں نے کہا کہ یہ آپ لے لیں، تو اس پر سرکار ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، تم بیٹھو تو میں نے کہا کہ آپ کی خدا کی قسم یہ ھے کہ کوئی بادشاہ نہیں ھو سکتا۔ (3)

۲۔ ایک شخص نے سرکار دو عالم ﷺ سے کچھ مطالبہ کیا تو سرکار ﷺ نے اتنی بھیڑیں عطا فرمائیں کہ جو پہاڑوں کے درمیان کے خلاء کو پورا کردیں۔(کنایہ ھے کثرت عطا سے)۔ تو وہ شخص خوش خوش اپنے گھر لوٹا اور اپنے لوگوں سے کہا کہ اسلام لے آؤ مسلمان ھو جاؤ اس لئے کہ محمد ﷺ ایسے انسان ھیں جنکی عطا کے بعد خوف فاقہ نہیں رہ جاتا۔ (4)

اب مغربی لوگوں کا خیال اگر سرکار دو عالم ﷺ کی شان میں جاننا چاھیں تو بعض مغربی نے اس طرح سے بیان دیا ھے:

میں سرکار ﷺ کی تعجب خیز حیات و خصلت کی وجہ سے انکے دین کا بہت احترام کرتا ھوں کہ صرف و صرف یہی وہ دین ھے جو زندگی کے ھر نشیب و فراز کے لئے ھے اور تمامی ضرورتوں کو پورا کرتا ھے اور ھر زمانہ کے لئے مفید ھے میں نے اس عجیب شخص کیا حیات کا مطالعہ کیا ھے کہ میرے خیال سے انہیں منجی بشریت کہنا چاھیئے۔(یعنی بشریت کو نجات دینے والا)۔

اب رجوع کرتے ھیں قرآن مجید کی طرف کہ پروردگار عالم نے کس طرح سے ھمارے نبی ﷺ کو افضلیت بخشی ھے کہ انکے ذکر کو دنیا و آخرت میں بلند فرمایا ھے۔پروردگار عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ھے(وَ رَفَعْنا لَكَ ذِكْرَكَ) (5)

''پروردگار عالم کا ذکر توحید کے ذریعہ سے ھوتا ھے اور ھمارے نبی ﷺ کا ذکر رسالت و نبوت کے ذریعہ سے ھوتا ھے

اگر ھم قرآن مجید میں غور کریں اور اسکی آیات کو دیکھیں تو ھمیں پتہ چلے گا کہ خدا نے اپنے نبی ﷺ کو انکے نام کے ذریعہ کہیں بھی خطاب نہیں کیا بلکہ جب خطاب کیا تو انکے بہترین صفات کے ذریعہ کطاب کیا۔

پروردگار رب العزت اپنی پاک کتاب میں ارشاد فرماتا ھے: (يا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ ربک) [6] اے پیغمبر اس حکم کو پہنچا دیں جو آپکے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ھے۔

دوسرے مقام پر فرمایا: (يا ايها النبی حسبک الله) [7] اے پیغمبر ﷺ اپکے لئے خدا اور وہ مومنین کافی ھیں جو آپکا اتباع کرنے والے ھیں۔

جبکہ پروردگار عالم نے اپنے دوسرے انبیاء و رسل کو انکے ناموں کے ذریعہ خطاب کیا ھے جیسا کہ کہا: (يا نوح اهبط بسلام منا) [8] اے نوحؑ ھماری جانب سے سلامتی کے ساتھ اُترو۔

اسی طرح جناب ابراھیمؑ کے بارے میں فرمایا: (يا ابراهيم اعرض عن هذا) [9] اے ابراھیمؑ! اس خیال کو چھوڑ دیجئے۔

پس ھم پر ضروری ھے کہ ھم محمد و آل محمد ﷺ پر درود و صلوات بھیجیں اس لئے کہ یہ وہ ذوات مقدسہ ھیں کہ جنھوں نے ھمارے لئے دین کے احکام کو بیان کیا اور قرآن کریم کی تفسیر کی اور توحید پر برھان و دلیل قائم کی اور وہ دلائل بیان کئے کہ جو پروردگار رب العزت کو ھر قسم کے عیوب و نقائص سے منزہ کرتے ھیں۔

اسی وجہ سے میں نے چاھا کہ میں یہ کتاب لکھوں اور اس کتاب میں محمد و آل محمد ﷺ پر صلوات کے بعض فوائد درج کروں اور یہ تمامی فوائد جو اس کتاب میں بیان ھوئے ھیں وہ احادیث و روایات سے لئے گئے ھیں جن میں محمد و آل محمد ﷺ پر صلوات کے فائدے اور فضائل بیان ھوئے ھیں اور میری یہ کتاب آٹھ فصل اور ایک خاتمہ پر مشتمل ھے جو کہ اس طرح ھے:

پہلی فصل: محمد و آل محمد ﷺ پر صلوات کے فوائد؛

دوسری فصل: صلوات کا فائدہ نبی ﷺ کو پہنچتا ھے یا خود صلوات بھیجنے والے کی طرف پلٹتا ھے؛

تیسری فصل: صلوات واجب ھے یا مستحب؛

چوتھی فصل: صلوات کے سلسلہ سے ایک جوان کا واقعہ؛

پانچویں فصل: جناب آدمؑ و حوّا کا نکاح صلوات کے ذریعہ سے؛

چھٹی فصل: بنی اسرائیل کی نجات صلوات کے ذریعہ؛

ساتویں فصل: انبیاء علیھم السلام کا توسل کرنا محمدؐ و آل محمد علیھم السلام کے ذریعہ؛

آٹھویں فصل: اھل کتاب کا استغاثہ محمدؐ و آل محمد علیھم السلام کے ذریعہ؛

خاتمہ: ایک قصہ اور صلوات دعاؤں میں۔

---

1 احزاب، ۲۱؛ قلم ۴۰

2 سورہ نساء، آیہ۷۳

3 اخلاق النبیؐ و اهلبیت، ص۲۶؛ شیخ باقر الفرشی

4 مذکورہ حوالہ

5 سورہ الشرح، آیہ ۴

6 مائدہ، ۶۷

7 سورہ انفال آیہ ۶۴

8 هود،۴۸

9 هود ۷۶

پہلی فصل

{صلوات کے بعض فوائد}

1. صدائے خدا و رسول ﷺ پر لبیک ہے صلوات

پروردفار عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ھے: (''إِنَّ اَللّهَ وَ مَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى اَلنَّبِيِّ يا أَيُّهَا اَلَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيماً)[1] بیشک اللہ اور اس کے ملائکہ رسول ﷺ پر صلوات بھیجتے ھیں تو اے صاحبان ایمان تم بھی صلوات بھیجتے رھو اور سلام کرتے رھو محمد و آل محمد علیہم السلام پر۔

سب سے پہلے اس چیز کو طے کرتے ھیں کہ محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات کے معنی کیا ھیں:

روایات میں اس امر کی تاکید ملتی ھے کہ اگر خدا صلوات بھیجے تو اس کا مطلب رحمت ھے، ملائکہ بھجیں تو تذکیہ ھے، مومنین بھیجیں تو اس کا مطلب دعا ھے۔

پس اگر خدا نبی ﷺ پر صلوات بھیجے تو اسکے معنی ھیں کہ: خدایا ھمارے لئے محمدؐ و آل محمد علیہم السلام کے حقائق کو ظاھر کر اور انکے مراتب کو واضح کر۔

اور اگر ملائکہ علیہ السلام پر صلوات بھیجیں تو اس کے معنی ھیں: محمدؐ و آل محمد علیہم السلام کے مراتب کی تقدیس و تذکیہ؛ اور مومنین محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجیں تو اس کے معنی ھیں: ھم اپنی جگہ سے بلند ھو جائیں اور ان سے ملحق ھو جائیں یعنی گویا یہ کہتے ھیں کہ خدایا میں محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجتا ھوں تاکہ میں ان کے ساتھ ھو سکوں، انکی پیروی کر سکوں، انکے اخلاق و صفات سے مزین ھو سکوں تاکہ ظلمات و گمراھی سے باھر نکل سکوں؛ اس لئے کہ گمرای سے نجات محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات کے ذریعہ سے ممکن ھے۔

اگر ھم قرآن مجید پر غور کریں تو پتہ چلے گا کہ خداوند عالم نے فرمایا ھے: (یا ایھا الذین آمنوا) اے ایمان والو!؛ تو وہ ان لوگوں کے لئے دعوت ھے جو صفت ایمان سے متصف ھو چکے ھیں کہ وہ اگر نبی ﷺ کے حق کو ادا کرنا چاھتے ھیں تو صلوات پڑھیں۔

لهذاً اب اگر کوئی انسان نماز میں یا نماز کے علاوہ کسی اور مقام پر صلوات بھیجتا ھے تو گویا وہ صدائے پروردگار پر لبیک کہتا ھے؛ اور اسی طرح سے خود نبی اور ملائکہ اور ائمہ معصومین علیہم السلام نے بھی صلوات کے سلسلہ میں مومنین کو کافی تاکید کی ھے چونکہ آخرت میں شرف و عزت اور مقام بلند و بالا صلوات کے ذریعہ سے حاصل ھوگا۔

بعض مومنین ایسے ھیں کہ جو صلوات کے ذریعہ سے آخرت میں ثواب کے متمنی ھیں یا دنیا میں یہ چاھتے ھیں کہ انکی حاجتیں پوری ھوجائیں اور انھیں رزق حاصل ھو اور ان میں سے بعض وہ ھیں کہ جو اس غرض سے صلوات پڑھتے ھیں کہ اس کے ذریعہ سے حکم پروردگار عالم کا امتثال(انجام دھی) کیا جا سکے اور وہ کسی بھی قسم کی جزا کے متمنی نہیں ھیں۔

پس وہ دعوت جو پروردگار عالم نے صلوات کے ذریعہ سے دی ھے، یا جو حکم پروردگار نے اس کے سلسلہ سے دیا ھے جب وہ پورا ھوجائے اور اسے انجام دے دیا جائے تو پروردگار عالم بھی اپنے بندوں کو جزائے خیر سے نوازتا ھے اور انکی حاجتوں کو پورا کرتا ھے۔

جو آیت اوپر گذری ھے اس میں بہت سے اسرار ھیں اگر ان میں سے کچھ کو جاننا چاھیں تو احادیث و روایات ائمہ معصومین علیہم السلام کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ ایک روایت میں ھے کہ ایک شخص امام صأدق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ھوا اور آپ سے کہا کہ قرآن مجید کہہ رھا ھے کہ (''يسبحون الليل والنهار لا يفترون)[2]؛دن رات اسکے تسبیح کرتے ھیں اور سستی کا بھی شکار نہیں ھوتے ھیں اور دوسری آیت میں ھے:'' (إِنَّ اَللّهَ وَ مَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى اَلنَّبِيِّ يا أَيُّهَا اَلَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيماً)[3] پس یہ دونوں چیزیں کیسے ممکن ھیں کہ فرشتے صبح و مساء تسبیح بھی کرتے رھتے ھیں، ایک لمحہ کے لئے تسبیح پروردگار سے غافل بھی نہیں ھوتے، تسبیح ترک بھی نہیں کرتے اور محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھی بھیجتے ھیں؟؟؟!!

تو امام صادق علیہ السلام جواب دیتے ھیں:''جب پروردگار عالم نے محمد ﷺ کو خلق فرمایا تو فرشتوں کو حکم دیا کہ جتنا وقت صلوات بھیجنے میں لگتا ھے اتنا میرے ذکر میں سے کم کرو؛ پس اگر کوئی انسان نماز میں یہ کہے کہ صل اللہ علی محمد؛ تو گویا یہ ایسا ھے کہ اس نے کہا ھو''سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر''[4]

ایک روایت یہ بھی کی گئی ھے کہ سرکار دوعالم ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ اس آیت (''إِنَّ اَللّهَ وَ مَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى اَلنَّبِيِّ يا أَيُّهَا اَلَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيماً) کا کیا مطلب ھے۔؟؟؟

تو سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا:''یہ شئ علم مکنون(مخفی علم) میں سے ھے اور اگر تم اس کے بارے میں سوال نہ کرتے تو میں بتاتا بھی نہیں، پروردگار عالم نے میرے لئے دو فرشتوں کو مقرر کیا ھے کہ جب بھی مجھے کوئی مسلم یاد کرکے میرے اوپر صلوات بھیجتا ھے تو وہ دونوں فرشتے کہتے ھیں کہ پروردگار تیری مغفرت کرے تو پروردگار اور اس کے دیگر فرشتے آمین کہتے ھیں اور جب کسی

مقام پر میرا تذکرہ ھوتا ھے اور کوئی میرے اوپر صلوات نہیں بھیجتا تو وہ دونوں فرشتے کہتے ھیں کہ خدا تیری مغفرت نہ کرے تو خدا اور اسکے فرشتے آمین کہتے ھیں۔ (5)

اور اسی طرح سے ایک روایت جناب علامہ مجلسیؒ نے اپنی کتاب بحار میں امام صادق علیہ السلام سے نقل فرمائی ھے کہ امام علیہ السلام اپنے آباء و اجداد سے اور وہ امیرالمومنین علیہ السلام سے نقل فرماتے ھیں کہ مولائے کائنات علیہ السلام نے اس یہودی کے جواب میں فرمایا جس نے آپ سے سرکار دوعالم ﷺ کی فضیلت تمام انبیاء پر دریافت کی؛ یہودی کہتا ھے کہ پروردگار عالم نے جناب آدم علیہ السلام کے لئے فرشتوں سے سجدہ کرایا تو مولائے کائنات علیہ السلام نے فرمایا کہ پروردگار نے سرکار ﷺ کو اس بھی بہتر شئ عطا کی ھے وہ یہ ھے کہ پروردگار رب العزت نے خود سرکار ﷺ پر صلوات بھیجی ھے اور فرشتوں کو حکم دیا ھے کہ ان پر صلوات بھیجیں اور تمامی مخلوقات کو اس بات کا حکم دیا ھے کہ ان کی ذات مقدسہ پر قیامت تک صلوات بھیجیں؛ پروردگار عالم نے فرمایا: (إِنَّ اَللّهَ وَ مَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى اَلنَّبِيِّ يا أَيُّهَا اَلَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيماً) پس اگر کوئی بھی سرکار ﷺ کی حیات طیبہ میں یا بعد وفات صلوات بھیجتا ھے تو پروردگار عالم اس کے اوپر دس مرتبہ صلوات بھیجتا ھے اور ھر صلوات کے بدلہ میں دس نیکیاں عطا کرتا ھے اور اگر کوئی سرکار ﷺ کی وفات کے بعد ان پر صلوات بھیجتا ھے تو سرکار ﷺ کو اس کی خبر ھوتی ھے اور وہ اس کو ویسی ھی اس کے سلام کا جواب بھی

دیتے ھیں اس لئے کہ پروردگار عالم آپ ﷺ کی امت کی دعا کو اس وقت تک قبول نہیں فرماتا جب تک کہ وہ آپ پر صلوات نہ بھیجیں لہذا یہ فضیلت تو اس سے بھی افضل و اعظم ھے جو کہ جناب آدم علیہ السلام کو دی گئی ھے۔ (6)

2. صلوات حسنات و درجات میں اضافہ کا سبب ھے

سوال یہ ھے کہ صلوات کے ذریعہ سے حسنات و درجات میں اضافہ کیسے ھوتا ھے؟

اس کے جواب میں ھم یہ کہہ سکتے ھیں کہ واللہ العالم ھر ذکر کی یہ خاصیت ھوتی ھے کہ جب بھی انسان اس ذکر کو بجالاتا ھے تو اس کے درجات بلند ھوتے ھیں، حسنات میں اضافہ ھوتا ھے اور اس طرح سے ھمارا محمدؐ و آل محمد علیھم السلام پر صلوات بھیجنا گویا ایسا ھے جیسے ھم خدا کی عباست کررھے ھوں، اسکا ذکر کیا ھو، اور حکم پروردگار عالم کو انجام دیا ھو۔

ایک حدیث سرکار دو عالم ﷺ سے یوں نقل ھوئی ھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میرا امتی مجھ پر ایک مرتبہ صلوات بھیجتا ھے تو اس کے لئے دس (۱۰) نیکیاں لکھی جاتی ھیں اور دس گناہ محو (مٹا) کردیئے جاتے ھیں۔''

اسی طرح حضرت سے یہ بھی روایت نقل کی گئی ھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب میں شب معراج آسمان پر پہنچا تو میں نے ایک فرشتہ کو دیکھا کہ جس کے ھزار ھاتھ تھے اور ھر ھاتھ میں ھزار انگلیاں تھیں جو کہ حساب و کتاب میں مشغول تھا تو میں نے جبرئیلؑ سے سوال کیا کہ یہ فرشتہ کون ھے؟ اور یہ کیا شمار کررھا ھے؟ تو جبرئیل نے جواب دیا کہ اس فرشتہ کو اس امر پہ مقرر کیا

گیا ھے کہ وہ بارش کے قطرات کو شمار کرے کہ آسمان سے بارش کے کتنے قطرے زمین پر گرتے ھیں۔ پھر میں نے اس فرشتہ سے کہا کہ: کیا تم جانتے ہو کہ جب پروردگار رب العزت نے اس دنیا کو خلق فرمایا ھے تب سے لیکر آج تک کتنے قطرے زمین پر گرے ؟ تو اس فرشتہ نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس خدائے وحدہ لا شریک کی قسم جس نے حق کے ساتھ آپ ﷺ کو اس دنیا میں بھیجا ھے آپ نے جو کہا میں اس کو بھی جانتا ھوں اور یہ بھی جانتا ھوں کہ کتنے قطرے آبادی میں گرے اور کتنے صحراء میں اور کتنے باغات میں گرے اور کتنے بنجر زمین پر اور کتنے قطرے قبروں (قبرستانوں) پر گرے ھیں؛ تو سرکار ﷺ نے فرمایا: کہ مجھے اس فرشتہ کے حساب وکتاب اور اس کے حافظہ پر تعجب ھوا، فرشتہ کہتا ھے یا رسول

اللہ ﷺ یہ حق ھے کہ مجھے یہ سب یاد ھے اور میرے اتنے ھاتھ اور اتنی انگلیاں ھیں لیکن اس کے باوجود ایک چیز ایسی ھے جس کے حساب سے میں عاجز ھوں کہ میں اس کا حساب نہیں لگا سکتا، تو میں نے کہا: وہ کون سی چیز ھے ؟ تو فرشہ نے جواب دیا کہ جب آپ ﷺ کے امتی کسی مقام پر جمع ھوتے ھیں اور (وھاں پر) آپ ﷺ کا تذکرہ کرتے ھیں اور جیسے ھی انکے سامنے آپ ﷺ کا نام آتا ھے تو وہ (سب مل کر) آپ ﷺ کی ذات گرامی پر صلوات بھیجتے تو میں انکے ثوابکو شمار نہیں کر پاتا۔!'' (7)

3. صلوات تکمیل نماز کی باعث ھے

یعنی جب تک نماز میں صلوات نہ بھیجی جائے نماز مکمل نہیں ھوتی۔

روایت میں اس طرح وارد ھوا کہ محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات نماز کی تکمیل کا باعث (یعنی بغیر صلوات نماز نامکمل ھے)؛ جس طرح سے روزہ بغیر زکات (فطرہ) کے نامکمل ھے اور اگر کوئی عمداً زکات فطرہ ادا نہ کرے اس کا روزہ قابل قبول نہیں ھے اسی طرح سے محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات نماز کا اھم جزء ھے کہ جسکی ادائگی کے بغیر نماز نامکمل ھے، اس لئے کہ اگر کسی شخص نے نماز تو ادا کی لیکن عمداً محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات نہ بھیجی تو گویا اس کی نماز ھی نہیں ھوئی؛ اور ایسی صورت میں نماز قابل قبول نہیں ھے اور اس کی (صلوات) تاکید امام صادق علیہ السلام کی اس روایت سے ھوتی ھے کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''روزہ زکات فطرہ کی ادائگی سے مکمل ھوتا ھے جس طرح نماز محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات سے مکمل ھوتی ھے، پس اگر کوئی شخص روزہ رکھے اور عمداً زکات فطرہ ادا نہ کرے تو اس کا روزہ قابل قبول ھی نہیں ھے اسی طرح سے اگر کوئی نماز پڑھے اور عمداً محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات نہ بھیجے تو اس کی نماز قابل قبول نہیں ھے۔!'' (8)

اور ایک روایت یوں بھی ھے کہ امام زین العابدین علیہ السلام سے کسی نے سوال کہ نماز کیسے مکمل ھوتی ھے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات کے ذریعہ۔'' (9)

4. صلوات سنگینی میزان کا باعث ھے

روایات میں وارد ھوا کہ میزان اعمال میں سب سے سنگین شئ جو ھوگی وہ محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات ھوگی۔

ایک حدیث میں ھے کہ: قیامت کے دن ایک شخص کو جہنم میں جانے کا حکم دیا جائگا تو وہ کہے گا کہ میری شفاعت کریں تو سرکار ﷺ کہیں گے کہ اس کو دوبارہ میزان کی طرف لے جاؤ اور جب وہ میزان کی طرف پلٹایا جائے گا تو سرکار ﷺ میزان پر چونٹی جیسی کوئی شئ رکھیں گے اور وہ شئ محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات ھوگی اور اس کا میزان اس کی نیکیوں (محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات) کی بنا پر سنگین ھو جائے گا اور ایک آواز آئے گی فلاں شخص کامیاب ھو گیا۔

اسی طرح سرکار دو عالم ﷺ سے ایک روایت نقل ھوئی ھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں روز قیامت میزان کے پاس ھوں گا تاکہ اگر کسی کے گناہ اس کی نیکوں پر غالب آجائیں (یعنی گناہ زیادہ ھوئے) تو میں اس کی نیکیوں میں صلوات کا اضافہ کر دوں گا کہ جس سے اس کی نیکیاں اور حسنات زیادہ ھو جائیں گی اور اس صلوات کی وجہ سے اسکے حسنات کا پلڑا وزنی ھو جائے گا۔''

ایک اور روایت میں سرکار دو عالم ﷺ سے نقل ھے کہ آپ ﷺ نے ماہ رمضان المبارک کے استقبال میں خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں بیان کیا کہ: ''اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں میرے اوپر صلوات بھیجے گا تو جس دن (روز قیامت) تمام افراد کے میزان ھلکے ھوں گے ادن اس کا میزان وزنی ھوگا۔ (یعنی جس دن لوگوں کے گناہ انکے میزان میں زیادہ ھوں گے اس دن اس شخص کے میزان اعمال میں نیکیاں زیادہ ھوں گی اور اس کا نیکیوں والا پلڑا گناہ والے پلڑے سے وزنی ھوگا۔''

5. صلوات سب سے افضل عمل ھے

مستحب اعمال و اذکار کی فہرست بہت طولانی ھے اور انھیں اذکار میں سے محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنا بھی ھے؛ یہاں تک کہ روایات میں وارد ھوا ھے کہ ھر جگہ اور ھر وقت صلوات بھیجا مستحب ھے، یہاں تک کہ جب انسان گھر سے نکل رھا ھو یا داخل ھو رھا ھو تو اس وقت بھی صلوات بھیجنا مستحب ھے۔ اس لئے کہ جو امتیاز اور خصوصیت صلوات میں ھے وہ کسی ذکر میں نہیں ھے۔

ایک روایت میں ھے کہ ایک شخص طواف کر رھا تھا اور اپنے طواف کو مکمل کرنے کے بعد امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ھوا اور کہنے لگا کہ میں نے ذکر صلوات کے علاوہ کوئی بھی ذکر ادا نہیں کیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا ذکر صلوات سے بھی افضل کوئی ذکر ھے۔!

عبد السلام بن نعیم روایت نقل کرتے ھیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں خانہ خدا میں طواف کے لئے داخل ھوا تو اس وقت سوائے ذکر صلوات کے مجھے کچھ اور یاد نہیں تھا تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ تو سب سے افضل ذکر بجالایا ھے۔

ایک عظیم مجتھد و مرجع جب فقہی بحث کے دوران اس حدیث سے گذرتے ھیں تو کہتے ھیں کہ اس حدیث کے سبب سے میں یہ فتوی دیتا ھوں کہ سب سے افضل عمل اور سب سے افضل ذکر اور سب سے افضل مستحب عمل، محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنا ھے اور یہ ذکر اکسیر اعظم ھے۔ (10)

اسی طرح ایک روایت سرکار ﷺ سے نقل ھوئی ھے کہ جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے چچا جناب حمزہ بن عبد المطلبؑ اور اپنے بھائی جعفر بن ابی طالبؑ کے ساتھ ھوں اور انکے سامنے ایک ظرف میں بیر رکھی تھی، کچھ دیر اس کو کھاتے رھے پھر وہ بیر انگور میں تبدیل ھو گئی اور اسے بھی کچھ دیر کھاتے رھے پھر ھر انگور انکے لئے کھجور میں تبدیل ھو گیا اور اسے بھی کچھ دیر تک کھاتے رھے تو میں انکے قریب گیا اور ان سے کہا کہ آپ کو میرے بابا کا واسطہ یہ بتائیں کہ آپ نے کس عمل کو سب سے افضل پایا؟ تو انھوں نے کہا کہ ھمارے آباء و اجداد آپ پر فدا ھوں سب سے افضل عمل آپ پر صلوات بھیجنا ھے، اور پانی پلانا اور محبت علی بن ابی طالب علیہما السلام۔'' (11)

سرکار دو عالم ﷺ سے ایک روایت نقل ھوئی ھے کہ آپ ﷺ نے مولائے کائنات علیہ السلام سے فرمایا کہ:

''اے علیؑ کیا آپ کو معلوم ھے کہ جس رات میں آسمان پر گیا تو آپ کے بارے میں ملأ اعلی میں کیا سنا؟! اے علیؑ میں نے سنا کہ اھل آسمان خدا کو آپ کی قسم دے رھے تھے اور آپ کے واسطہ اور وسیلہ سے اپنی حاجتوں کو طلب کر رھے تھے اور آپ کی محبت کے ذریعہ سے تقرب الھی کے خواھاں تھے اور سب سے بہتر چیز جس کے ذریعہ سے وہ خدا کی عبادت کر رھے تھے وہ ھمارے اور آپ کے اوپر صلوات تھی۔'' (12)

اگر دیکھا جائے تو حقیقت میں یہ حدیث کتنی عظیم ھے اور اس کے ذریعہ سرکار دو عالم ﷺ اور مولائے کائنات علیہ السلام کی عظمت واضح ھوتی ھے، پس ھمارے لئے ضروری ھے کہ ھم مولائے کائنات علیہ السلام کے ذریعہ سے پروردگار رب العزت سے سوال کریں کہ پروردگار ھمیں مولاؑ کے شیعہ اور موالی میں قرار دے۔

ایک اور روایت میں ھے کہ ایک شخص نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ سب سے افضل عمل کیا ھے؟ تو آپ نے فرمایا: ''محمدؐ و آل محمد علیہم السلامپر سو مرتبہ نماز عصر کے بعد صلوات بھیجنا سب سے افضل عمل ھے؛ اور جتنا زیادہ صلوات پڑھ سکتے ھو اتنا بہتر ھے۔''

ھو سکتا ھے کوئی یہاں پر یہ کہے کہ افضل اعمال کو کیسے معین کیا جائے؛ اس لئے کہ ایسی روایتیں بہت سی ھیں جس میں الگ الگ چیزوں کو افضل عمل بتایا گیا ھے۔

مثلاً ایک حدیث میں رسول اسلام سے اس طرح منقول ھے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کا سب سے افضل عمل امام عصر علیہ السلام کا انتظار ھے۔'' (13)

دوسری روایت میں سرکار ﷺ سے اس طرح سے نقل کیا گیا ھے کہ ''افضل عمل ورع(محرام سے اجتناب) ھے۔''(14) اور بعض روایتوں میں اس طرح سے نقل ھے کہ ابن عباس نے سرکار ﷺ سے سوال کیا کہ افضل عمل کیا ھے؟ تو سرکار نے

جواب دیا جس میں سختی اور مشقت زیادہ ہو۔[15] اسی طرح امام صادق علیہ السلام سے روایت ھے کہ جس میں آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''سب سے افضل عمل امام حسین علیہ السلام کی زیارت ھے۔'' [16]

اور ایک روایت امام محمد تقی علیہ السلام سے ھے کہ جس میں آپ سے سوال کیا گیا کہ امام رضا علیہ السلام کی زیارت افضل ھے یا امام حسین علیہ السلام کی؟ تو آپ نے فرمایا: میرے بابا کی زیارت زیادہ با فضیلت ھے اور وہ اس لئے کہ ابو عبد اللہ الحسین علیہ السلام کی زیارت تمامی لوگ کرتے ھیں، لیکن میرے بابا کی زیارت فقط مخلص شیعہ ھی کرتے ھیں (یا فقط خاص شیعہ ھی کرتے ھیں)۔'' [17]

تو اس کا جواب یہ ھے کہ یہ سارے اختلافات جو حدیث میں موجود ھیں ان سب کا تعلق خودِ اس عمل ھے اور اس عمل سے ھے جو اس شئ سے متعلق ھے۔

مثلاً انتظار فرج کہ جسے افضل عمل بتایا گیا وہ اس زمانہ غیبت امام علیہ السلام میں عملی لحاظ سے (یعنی غیبت کے زمانہ میں سب سے افضل عمل انتظار فرج ھے) اور ورع کو سب سے افضل قرر دیا گیا ھے اعمال کے نتائج کے لحاظ سے، اس لئے کہ برے اعمال کا نتیجہ بہت سخت ہوگا۔

اور یہ جوذکر ھوا کہ جس عمل میں زیادہ مشقت و دشواری ھو وہ زیادہ با فضیلت ھے تو وہ اس لئے ھے کہ انسانی اعمال کو مد نظر رکھتے ہوئے کہا گیا ھے انسانی اعمال کی بہ نسبت جن اعمال میں مشقت زیادہ ھو وہ افضل ھے۔

اور امام حسین علیہ السلام کی زیارت ان سب سے زیادہ افضل ھے کیوں کہ آپ اور آپکے اھلبیت کو بے دردی کے ساتھ شہید کیا گیا۔

اور زیارت امام رضا علیہ السلام سید الشھداء کی زیارت سے اس وجہ سے افضل ھےچونکہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرنے والے بہت لوگ ھیں لیکن امام رضا علیہ السلام کے زوّار کی تعداد کم ھے تو ائمہ معصومین علیہم السلام نے یہ سوچا کہ لوگوں کو زیارت امام رضا علیہ السلام کی طرف متوجہ کریں۔

اور اس تحریر و بیان کے بعد یہ بات واضح ھو جاتی ھے کہ کیا سبب ھے کہ محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات سب سے افضل و با فضیلت عمل ھے اور وہ سبب یہ ھے کہ صلوات سرکار دوعالم ﷺ سے اور انکے اھلبیت علیہم السلام سے رابطہ ھے، اس لئے کہ صلوات عبد و معبود کے درمیان ایک طرح کا رابطہ ھے، چونکہ صلوات دعا و مناجات ھے، ھم صلوات میں کہتے ھیں: اللھم، اوراس کی اصل ھے ''یا اللہ''، اور اس کے معنی یہ ھوئے کہ پروردگار محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل کر اور انکے ذکر کو بلند کر....

اور اس کے بعد محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات اس رابطہ و محبت و ولاء کو ظاہر کرتی ھے جو انسان اور محمدؐ و آل محمد علیہم السلام کے درمیان ھے ، یعنی صلوات انسان کی محمدؐ و آل محمد علیہم السلام سے محبت و ولاء کی دلیل ھے۔

6. صلوات گناھوں کا کفارہ ھے

انسان چونکہ معصوم نہیں ھے لہذ گناہ کرتا ھے، پروردگار قہار کی معصیت کرتا رھتا ھے لہذاً اس کے نامہ اعمال میں گناہ بہت ھیں۔ اور ھو سکتا ھے کہ اتنے زیادہ گناہ ھوں کہ جنکی تلافی انسان کے لئے ممکن نہ ھو، لیکن سب سے آسان و بہتر طریقہ گناھوں کی معافی کا اور گناھوں کا کفارہ محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات ھے۔

اور اس سلسلہ میں امام رضا علیہ السلام سے روایت بھی موجود ھے کہ اگر کوئی انسان گناھوں کے کفارہ کے قدرت نہ رکھتا ھو تو زیادہ سے زیادہ محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجے، کیونکہ صلوات گناھوں کو منہدم کر دیتی ھے۔ (18)

اور اسی ضمن میں ایک روایت مولائے کائنات علیہ السلام سے بھی ھے کہ جس میں آپ نے فرمایا: ''کہ جتنی جلدی پانی آگ کو خاموش کردیتا ھے اس سے بھی تیز صلوات گناھوں کو محو کردیتی ھے۔'' (19)

اور ایک روایت سرکار دو عالم سے بھی ھے کہ جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص میرے اوپرایک مرتبہ بھی صلوات بھیجتا ھے تو اس کے گناہ ختم ھو جاتے ھیں(یعنی ذرہ برابر بھی اس کے گناہ باقی نہیں رہ جاتے۔)'' (20)

اسی طرح ایک دوسری روایت میں سرکار ﷺ سے روایت ھے کہ ''اگر کوئی انسان مجھ پر صبح میں دس مرتبہ صلوات بھیجتا ھے تو اس کے چالیس سال کے گناہ معاف ھو جاتے ھیں۔'' (21)

اور ایک دوسری روایت میں کچھ اس طرح سے ذکر ھے کہ: ''اگر کسی شخص نے میری محبت میں دن میں تین مرتبہ مجھ پر صلوات بھیجاتو پروردگار عالم کے اوپر اس کا حق یہ ھے کہ اس کے اس دن و رات کے گناھوں کو معاف کر دے۔'' (22)

جناب محمد نوریؒ فرماتے ھیں کہ بلاواسطہ جناب شیخ زین الدین نے نقل کیا ھے کہ میں نے خواب میں امام زین العابدین علیہ السلام کو دیکھا تو زاد آخرت کے سلسلہ میں شکوہ کیا کہ اس کا انتظام کیسے کیا جائے؟ توبہ و استغفار کی توفیق کیسے حاصل ھو؟ اعمال صالحہ کیسے بجا لائے جائیں؟ تو امام سجاد علیہ السلام نے جواب دیا کہ تمھاری ذمہ داری ھے کہ تم زیادہ سے زیادہ صلوات پڑھو اور ھم اس کا عوض قیامت کے دن تم کو عطا کریں گے۔ (23)

ایک بہترین واقعہ

ایک خاتون کا انتقال ھوا اور وہ گنہگار تھی اور اس کی قبر میں اس پر عذاب ھوتا ھے، لیکن بعض اولیاء اور صلوات پڑھنے والے لوگ قبرستان میں داخل ھوئے اور اس کی قبر تک پہنچے اور صلوات بھیجا ''اللھم صل محمَّد و علی آل محمَّد''، تو انھوں نے

خواب میں اس خاتون کو دیکھا کہ وہ یہ خوش خبری دے رہی تھی کہ ولو یہ کہ عذاب بہت ھی سخت تھا لیکن جیسے ھی محمد و آل محمد علیہم السلام کا ذکر ھوا تو نداء آئی کہ اب اس پر عذاب نہ کرو؛ کیا محمد و آل محمد علیہم السلام کا ذکر نہیں ھوا!؟ [24]

پس نبی ﷺ اور انکے اھلبیت علیہم السلام تمام عالمین اور ساری بشریت کے لئے رحمت بن کر آئے ھیں؛ پس ھم اپنی ولایت اور طاعت اھلبیت علیہم السلام سے اور انکے دشمنوں کی برأت کے ذریعہ سے دنیا و آخرت میں کامیاب ھو کر بارگاہ رب العزت سے قریب ھو سکتے ھیں اور فقط اتنا ھی نہیں ھے بلکہ وہ صلوات کہ جسے ھم محمد و آل محمد علیہم السلام پر بھجتے ھیں پروردگار عالم نے اسے ھمارے گناھوں کا کفارہ قرار دیا ھے اور اسے ھماری طہارت کی دلیل بنائی ھے جیسا کہ زیارت جامعہ میں ذکر ھے جو کہ امام علی نقی علیہ السلام سے نقل ھوئی ھے...

پس ھمارے لئے ضروری ھے کہ ھم ھر وقت اور ھر جگہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجیں۔

7. صلوات محبت و قرب پروردگار اور نبی ﷺ کو کیئے ھوئے سلام کے جواب کا ذریعہ ھے

صلوات انسان کی روحی طہارت کا سبب بھی ھے، اور وہ لوگ جو کہ پاک ھیں وھی بارگاہ خداوندی سے نزدیک ھیں کہ پروردگار عالم نے فرمایا: (إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ) [25] خداوند توبہ کرنے اور پاکیزہ رھنے والوں کو دوست رکھتا ھے۔

اور کتاب وسائل الشیعہ میں امام علی نقی علیہ السلام سے ایک روایت ھے کہ آپ نے فرمایا: ''پروردگار عالم نے جناب ابراھیم علیہ السلام کو خلیل اس لئے بنایا کہ وہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر بہت صلوات پڑھتے تھے۔'' [26]

اور جناب عمار یاسر نقل فرماتے ھیں کہ میں نے سرکار ﷺ کو فرماتے سنا ھے کہ ایک فرشتہ کو ان تمام مخلوقات کے اسماء دے دئے گئے ھیں اور جب میں اس دنیا سے رخصت ھو جاؤں گا تو وہ فرشتہ قیامت تک میری قبر پر ھوگا، اور جب بھی کوئی مجھ پر صلوات پڑھے گا تو وہ فرشتہ مجھے خبر دے گا کہ فلاں بن فلاں نے آپ ﷺ پر ایسے ایسے صلوات پڑھی ھے؛ اور میرے خدا نے اس بات کی ذمہ داری لی ھے کہ وہ اس عبد پر ھر صلوات کے بدلے دس مرتبہ صلوات بھیجے (یعنی رحمت نازل کرے)؛ [27] اور جب بھی کوئی انسان سرکار ﷺ پر سلام کرتا ھے تو سرکار ﷺ اس کا جواب دیتے ھیں اور سرکار ختمی مرتبت کے سلام سے افضل کس کا سلام ھوگا اور وہ پروردگار کے سفیروں میں سب سے نزدیک ترین سفیر ھیں۔

جیسا کہ ایک روایت محمد بن مروان سے نقل ھوئی ھے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''پروردگار عالم نے ظھیللنامی ایک فرشتہ قبر سرکار ﷺ پر مقرر کیا ھے کہ جس کا کام یہ ھے کہ جب بھی تم میں سے کوئی انسان سرکار ﷺ پر درود و سلام بھیجتا ھے تو وہ فرشتہ سرکار ﷺ سے کہتا ھے کہ یا رسول اللہ ﷺ فلاں شخص نے آپ پر صلوات پڑھی ھے اور سلام بھیجا ھے تو امام علیہ السلام کہتے ھیں کہ نبی اکرم ﷺ اس کا جواب بھی دیتے ھیں۔'' [28]

8. صلوات تاریکوں سے نکل کر نور کی طرف جانے کا ذریعہ ھے

بہت سی تاریکیاں ایسی ھیں کہ جن میں انسان بتلاء ھے، گرفتار ھے اور جس سے نجات بہت مشکل ھے؛ مثلاً شیطانی افکار، برے اخلاق کی تاریکی، گناہ کی تاریکی، اس لئے کہ انسان سے جب بھی کوئی گناہ سرزد ھوتا ھے تو وہ اس کے نامہ اعمال کو سیاہ کر دیتا ھے اور اس کے دل کو بھی سیاہ و تاریک کر دیتا ھے؛ گویا انسان کا قلب ایک ورق کی مانند ھے کہ انسان جتنا زیادہ سے زیادہ گناہ کرتا ھے وہ ورق بھی اتنا ھی سیاہ ھوتا جاتا ھے۔

اور پروردگار عالم نے اپنے لطف و کرم و احسان سے ھمارے لئے ایک راستہ ایسا بنایا ھے کہ جس سے ھم تاریکوں سے نکل سکتے ھیں اور وہ وسیلہ و راستہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنا ھے۔

جیسا کہ ایک روایت وارد ھوئی ھے کہ جناب اسحاق بن فروغ سے امام صادق علیہ السلام فرماتے ھیں کہ ''سے اسحاق بن فروغ اگر کوئی شخص دس مرتبہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجتا ھے تو خدا اور اسکے فرشتے اس کے اوپر ھزار مرتبہ صلوات بھیجتے ھیں کہ تم نے پروردگار عالم کا یہ فرمان نہیں سنا (هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَ مَلائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُماتِ إِلَى النُّورِ وَ كانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيماً) (29) وہی وہ ہے جو تم پر رحمت نازل کرتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ تمہیں تاریکیوں سے نکال کر نور کی منزل تک لے آئے اور وہ صاحبان ایمان پر بہت زیادہ مہربان ہے۔

تو اس حدیث کا مطلب یہ ھے کہ محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنے والے کی شان عظیم ھے اور وہ یہ ھے کہ خود خدا اور ملائکہ صلوات بھیجتے ھیں اور جس کے اوپر خدا صلوات بھیجے قطعاً اسے تاریکیوں سے باھر نکال دے گا۔

سرکار دوعالم ﷺ سے ایک حدیث ھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے اوپر زیادہ سے زیادہ صلوات پڑھو اس لئے کہ میرے اوپر صلوات قبر و صراط و جنت کا نور ھے۔'' (30)

اور ایک روایت میں ھے کہ سرکار ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص میرے اوپر صلوات پڑھتا ھے تو پروردگار اس کے سر پر دائیں جانب، بائیں جانب اور اوپر، نیچے نور خلق فرماتا ھے بلکہ اس کے ھر عضو کے لئے نور خلق کر دیتا ھے۔'' (31)

9. صلوات نفاق کے خاتمہ کی باعث ھے

محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات کی ایک خصوصیت یہ بھی ھے کہ وہ نفاق کو ختم کر دیتی ھے، اس لئے کہ صلوات یعنی سرکار دوعالم ﷺ اور ان کے اھلبیت علیہم السلام سے اعلان محبت و ولاء ھے چونکہ منافق یا صلوات نہ پڑھے گا یا ایسی صلوات پڑھے گا جو فائدہ بخش نہ ھوگی (یعنی ایسی صلوات ناقص ھوگی) اس لئے کہ وہ یہ نہیں چاھتا کہ نبی اکرم ﷺ و آل نبی علیہم السلام کا ذکر عام ھو، لہذاٰ وہ ان عظیم ھستیوں پر صلوات نہیں بھیج سکتا اور اس سلسلہ میں سرکار ختمی مرتبت ﷺ سے

روایت بھی نقل ھوئی ھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی آوازوں کو صلوات کے وقت بلند کرو(یعنی بلند آواز سے صلوات پڑھو) چونکہ یہ عمل نفاق کو ختم کرتا ھے۔'' (32)

10. صلوات شیطان سے دوری کی باعث ھے

ھر وہ شئ شریر و قبیح کہ جس کا تعلق جن و انس سے ھو وہ شیطان ھے اور قرآن و حدیث اھلبیت علیھم السلام میں زیادہ تر اس لفظ کا استعمال ابلیس واعوان و انصار و ذریت ابلیس کے لئے ھوا ھے جو کہ انسان کے بدن میں خون کی طرح سے دوڑتا ھے اور بہترین طریقہ شیطان کو دور کرنے کا محمد و آل محمد علیھم السلام پر صلوات ھے۔

جیساکہ سرکار دوعالم ﷺ سے روایت ھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''شیطان دو طرح کے ھیں: ایک جن کا تعلق صنف جن سے ھے جو کہ ذکر(لا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم) کے ذریعہ سے دور ھوتا ھے اور دوسرا وہ ھے کہ جس کا تعلق صنف انسان سے ھے کہ جو محمد و آل محمد علیھم السلام پر صلوات بھیجنے کے ذریعہ سے دور ھوتا ھے۔'' (33)

اسی طرح ایک اور روایت سرکار ختمی مرتبت سے ھے کہ جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''واما نفثاتہ(یعنی شیطان)''کیا تم جانتے ھو کہ قرآن مجید کے بعد ھمارے ذکر کے علاوہ (یعنی ھم پر صلوات کے علاوہ) کہ جو زیادہ شفاء بخش ھو پروردگار عالم نے ھم اھلبیت علیھم السلام کے ذکر کو شفاء بنایا ھے اور ھم پر صلوات کو گناھوں کے مٹانے کا ذریعہ قرار دیا ھے اور عیوب سے پاکیزگی اور حسنات میں اضافہ کا سبب قرار دیا ھے۔ (34)

11. قیامت کے ھول ناک مناظر سے نجات کا راستہ ھے صلوات

سرکار دوعالم ﷺ سے روایت ھے کہ ''اگر کسی شخص نے مجھ پر ایک ھزار مرتبہ صلوات پڑھا تو اس کے مرنے سے پہلے اسے جنت کی بشارت ھوگی۔'' (35)

ایک اور حدیث میں ھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''روز قیامت حوض کوثر پر ایسی قوم بھی وارد ھوگی کہ جسے میں فقط و فقط کثرت صلوات کے ذریعہ سے جانوں گا۔'' (36)

اور ایک حدیث میں اس طرح سے ھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''جو شخص مجھ پر ھزار مرتبہ صلوات پڑھے گا پروردگار عالم جھنم کو اس پر حرام کردے گا اور دنیا و آخرت میں قول حق پر ثابت قدم رکھے گا، اور اسی طرح سوال و جواب کی پریشانی سے بھی نجات دے گا، اور پروردگار عالم اسے جنت میں داخل کرے گا، اور اس نے جو صلوات پڑھی ھے وہ پانچ سو سال کے فاصلہ پر پل صراط پر نور بنکر آئے گی اور اس نے جتنی بھی صلوات پڑھی ھوگی پروردگار عالم ھر صلوات کے عوض میں اسے جنت میں ایک محل عطا فرمائے گا، خواہ صلوات کم پڑھی ھو یا زیادہ۔ (37)

12. صلوات سے انسان دنیا و آخرت میں ایمان پر باقی رہ سکتا ھے

چونکہ انسان کسی بھی وقت اضطراب و تردید و کج فکری کا شکار ھو سکتا ھے جو کہ اسے راہ حق سے منحرف کر دے گی، اس لئے کہ صفت اطمینان بہت ھی مشقتوں کے بعد حاصل ھوتی ھے اور پھر سب سے بڑا مسئلہ اس پر ثابت قدم رھنا ھے، اس

لئے کہ تاریخ میں ایسی بہت سی شخصیات گذری ھیں کہ جن کی ابتدا تو ایمان پر تھی اور زندگی کے ابتدائی مراحل میں راہ حق پر تھے لیکن ان کی زندگی کا خاتمہ کفر و نفاق پر ھوا، جیسا کہ طلحہ و زبیر و سامری وغیرہ۔

تو اگر ھم یہ چاھتے ھیں کہ ھمارے دل ایمان پر ثابت رھیں اور ھم اس دنیا سے مومن اٹھیں تو ھمارے لئے ضروری ھے کہ ھم محمد و آل محمد علیھم السلام پر صلوات پڑھیں تاکہ اس کے ذریعہ سے دنیا و آخرت میں خوشبخت ھو سکیں۔

13. صلوات باعث شفاعت ھے

یعنی محمد و آل محمد علیھم السلام پر صلوات روز قیامت شفاعت کا ذریعہ ھے۔

جیسا کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ھے کہ جسے آپ نے اپنے آباء و اجداد سے اور انھوں نے سرکار دوعالم ﷺ سے نقل کی کہ سرکار ختمی مرتبت ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص یہ چاھتا ھے کہ میں قیامت میں اس کی شفاعت کروں اور وہ مجھ سے توسل کرنا چاھتا ھے تو اس کے لئے ضروری ھے کہ میرے اھلبیت پر صوالت پڑھے اور انھیں خوش رکھے۔'' [38]

اور چونکہ سب سے پہلے اور سب سے افضل شافع روز جزاء سرکار دوعالم ﷺ کی ذات گرامی ھے، چونکہ پروردگار عالم نے آپ ﷺ کو مقام شفاعت عطا کیا ھے (ولسوف يعطيک ربک فترضى) [39] اور عنقریب تمھارا پروردگار تمہیں اس قدر عطا کرے گا کہ تم خوش ھو جاؤ۔

اور ایسی بہت سی روایات ھیں کہ جن سے یہ معلوم ھوتا ھے کہ اھلبیت علیھم السلام روز قیامت گناھگار شیعوں کی شفاعت کریں گے۔

جیسا کہ امام صادق علیہ السلام سے ایک روایت ھے کہ جس میں آپؑ نے فرمایا: ''خدا کی قسم ھم قیامت کے دن اپنے گناھگار شیعوں کی شفاعت کریں گے یہاں تک کہ دشمن یہ دیکھ کر کہے گا (فما لنا من شافعين ولا صديق حميم) '' [40]

ایسی ھی ایک حدیث سرکار دوعالم ﷺ سے ھے کہ جس میں آپ ﷺ نے: ''عسی أن يبعثک ربک مقاما محمودا'' کے ضمن میں فرمایا کہ یہ وہ مقام ھے کہ جس میں میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا (یعنی مراد شفاعت ھے)۔

جس طرح سے حق شفاعت سرکار ﷺ کو حاصل ھے اسی طرح حق شفاعت اھلبیت عصمت و طھاعت علیھم السلام کو بھی حاصل ھے جو کہ روز قیامت مخلوقات پر گواہ ھوں گے اس لئے کہ یہ سب ایک ھی نفس ھیں اور سب کے نور کو پروردگار عالم نے اپنے نور سے خلق فرمایا ھے۔

اور ان میں صدیقہ طاھرہ حضرت فاطمۃ الزھراء سلام اللہ علیہا کی ذات گرامی بھی ھے۔

ممکن ھے کہ یہ سوال کیا جائے کہ کیسے صلوات محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر موجب شفاعت ھے!

تو اس کا جواب یہ ھوگا کہ ذکر صلوات سب سے افضل و بہتر ھدیہ ھے کہ جو ھم اھلبیت عصمت و طہارت علیہم السلام کی خدمت میں پیش کر سکتے ھیں اور یہ وہ ذوات مقدسہ ھیں کہ جو معدن (کان) کرم ھیں اور صلوات پڑھنے والے کو جس وقت سخت ضرورت ھوگی (قیامت کے دن) اس وقت یہ حضرات اسکی مدد کریں گے۔

14. صلوات باعث قبولیت دعا ھے

اگر ھم یہ چاھتے ھیں کہ ھماری دعائیں قبول ھوں تو ھمارے لئے ضروری ھے کہ ھم محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجیں کہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات اور ان کے واسطہ سے گذشتہ قوموں کی دعائیں قبول ھوئی ھیں اور انشاء اللہ اس کی تفصیل آنے والے مباحث میں ذکر کئے جائیں گے۔

مولائے کائنات علی بن ابی طالب علیہما السلام سے ایک روایت ھے کہ آپؑ نے فرمایا: ''اگر بارگاہ خداوندی میں تمہاری کوئی حاجت ھے تو پہلے سرکار دوعالم ﷺ پر صلوات پڑھو پر اپنی حاجت طلب کرو، اس لئے کہ پروردگار عالم سے بعید ھے کہ ایک حاجت کو پورا کردے لیکن دوسری حاجت کو پورا نہ کرے۔'' (41)

اسی طرح ایک اور روایت مولائے متقیان حضرت علی علیہ السلام سے ھے کہ آپؑ نے فرمایا: ''کوئی بھی دعا آسمان تک نہیں پہنچ سکتی مگر یہ کہ محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھی جائے۔'' (42) (یعنی بغیر صلوات کے دعا قبول نہیں ھو سکتی)۔

ایک اور روایت اسی باب میں سرکار ختمی مرتبت ﷺ سے ھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی دعا ایسی نہیں ھے جس دعا میں اور آسمان کے درمیان حجاب و مانع نہ ھو مگر یہ کہ محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھی جائے، جیسے ھی صلوات پڑھی جائے گی وہ حجاب اور مانع برطرف ھو جائے گا اور اگر دعا کرنے والا صلوات نہیں پڑھتا تو اس کی دعا واپس ھو جاتی ھے (یعنی قبول نہیں ھوگی۔)'' (43)

ایک اور روایت صادق آل محمدؐ امام صادق علیہ السلام سے ھے کہ آپؑ نے فرمایا: ''ایک شخص سرکار دوعالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ھوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ میری ایک تہائی دعا آپ ﷺ کے لئے تو سرکار ﷺ نے فرمایا کہ: خیر! پھر اس شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ میری نصف دعا آپ ﷺ کے لئے تو سرکار ﷺ نے جواب دیا میں فرمایا کہ یہ تو اور اچھا ھے (افضل ھے)، پھر اس نے کہا میری ساری دعا آپ کے لئے تو سرکار ﷺ نے فرمایا: پس پروردگار عالم تمہارے دنیوی و اخروی امور و حاجات کو پورا کرے گا، پھر راوی نے کہا کہ یہ بتائیں کہ کیسے اس نے اپنی دعا کو سرکار دوعالم ﷺ کے نام کردیا؟ تو امامؑ نے جواب دیا کہ جب تک وہ صلوات نہیں پڑھ لیتا تھا کوئی دعا مانگتا ھی نہیں تھا۔'' (44)

ایک روایت اور امام صادق علیہ السلام سے ھے کہ آپؑ نے فرمایا رسول اسلام ﷺ نے فرمایا: ''مجھے سوار کے پیالہ کے مانند قرار نہ دو اس لئے کہ سوار (مسافر) اپنے کوزے کو بھرتا ھے اور جب چاھتا ھے پی لیتا ھے، بلکہ مجھے اول دعا، وسط دعا اور آخر دعا میں یاد رکھو۔'' (45) (یعنی جب ضرورت پڑے فقط تب یاد نہ کرو بلکہ ھمیشہ یاد رکھو۔)

اور بہت سے علماء اھلسنت نے بھی ایسی روایتیں نقل کی ھیں جنکا مفہوم یہ ھے کہ دعا بغیر محمدؐ و آل محمد علیھم السلام پر صلوات کے قبول نہیں ھو سکتی۔

جیسا کہ ابن حجر نے اپنی کتاب صواعق محرقہ میں صفحہ نمر۸۸ پر؛

متقی ھندی اپنی کتاب کنز العمال ج ۱، ص ۲۱۴ پر؛

قندوزی نے ینابیع المودۃ میں صفحہ ۲۹۵ پر؛

اسی طرح اگر کوئی مراجعہ کرنا چاھتا ھے تو کتاب احقاق الحق جلد ۹، صفحہ ۶۶۵ کی طرف رجوع کر سکتا ھے۔

15. صلوات سے حاجتیں پوری ھوتی ھیں

روایات میں ھے کہ محمد و آل محمد علیھم السلام پر صلوات کے ذریعہ سے حاجتیں پوری ھوتی ھیں ۔

ایک حدیث میں سرکار دوعالم ﷺ سے مروی ھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی محمدؐ و آل محمد علیھم السلام پر ایک مرتبہ صلوات پڑھے گا تو اس کی سو (۱۰۰) حاجتیں پوری ھوں گی۔ (46)

اور ایک روایت ھے کہ جس میں سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا: ''اگر کسی کی کوئی ایسی حاجت ھو کہ جو پوری نہ ھو رھی ھو تو اس کے لئے ضروری ھے کہ زیادہ سے زیادہ محمدؐ و آل محمد علیھم السلام پر صلوات پڑھے، اس لئے کہ صلوات سے ھم و غم برطرف ھوتے ھیں، رزق میں اضافہ ھوتا ھے اور حاجتیں پوری ھوتی ھیں۔'' (47)

اور طلب حاجت کے سلسلہ سے امام زین العابدین علیہ السلام سے ایک دعا صحیفہ سجادیہ میں ھے کہ آپؑ نے فرمایا: ''اللھم صل علی مُحَمَّد وآل مُحَمَّد صلاۃ دائمة نامية لا انقطاع لأبدها ولا منتهى لأمدها، واجعل ذلک عوناً لي و سبباً لنجاح طلبتي انّک واسع کريم.''

اور کتاب تحفۃ الرضویہ میں یوں ذکر ھے ھوا ھے کہ: دعا (اللھم صل علی فاطمة و ابيها و بعلها وبنيها بعدد ما احاط به علمک و احصاه) مجربات میں سے ھے کہ اسے اگر روزانہ ستر مرتبہ پڑھا جائے تو حاجتیں پوری ھوتی ھیں اور مریضوں کی شفا کا باعث ھے۔ (48)

اور اسی طرح علماء کے نزدیک یہ بھی مجرب ھے کہ وہ اپنی حاجتوں کے لئے صلوات کی نذر مانتے ھیں۔

16. صلوات صحت و سلامتی کی باعث ھے

اگر کوئی شخص یہ چاھتا ھے کہ روحی امراض جیسے کہ کفر و شرک و نفاق و حسد و فسادروحانی امراض جسمانی امراض سے زیادہ نقصان دہ و ضرر رساں ھیں چونکہ یہ امراض انسان کو سعادت سے محروم کردیتے ھیں) وغیرہ اور جسمانی امراض سے محفوظ رھے تو اسے چاھئے کہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھے۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص ایک مرتبہ صلوات پڑھتا ھے تو پروردگار عالم اس پر عافیت و سلامتی کا دروازہ کھول دیتا ھے۔'' (49)

سرکاردوعالم ﷺ سے ایک اور روایت ھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پروردگار عالم کے نزدیک سوال عافیت سے زیادہ محبوب کوئی سوال نہیں ھے۔'' (50)

ایک اور حدیث میں آیا ھے کہ کسی نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ لیلۃ القدر میں کس شئ کے لئے دعا کریں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پہلے عافیت کے لئے پھر قناعت کے لئے ۔ (51)

پس ھر انسان کے لئے ضروری ھے کہ پروردگار عالم سے دین و دنیا میں صحت و سلامتی کے لئے دعا کرے، اور اسی سبب سے صلوات ان اذکار میں سے ھے جو کہ موجب عافیت و سلامتی ھیں، اس لئے کہ مریض کا اھل بیت عصمت و طھارت علیہم السلام کا ذکر کرنا گویا جسمانی و روحانی طبیب سے رابطہ کرنا ھے اور بارگاہ پروردگار میں توسل کرنا ھے تاکہ خدائے وحدہ لاشریک شفا عطار فرمائے اور اگر کوئی شخص خود معدن رحمت تک پہنچ جائے تو پروردگار اس کے لئے باب عافیت کو کھول دیتا ھے۔

ھم سب کی دعا بارگاہ خداوندی میں ھے کہ (یا ولی العافیۃ نسألک العافیۃ عافیۃ الدین و الدنیا والآخرۃ بحق مُحَمَّد و عترتہ الطاھرۃ)۔

17. صلوات کے ذریعہ سے بھولی ھوئی چیزوں کو یاد کیا جاسکتا ھے

گناھوں کا ارتکاب انسان کے قلب و دماغ پر منفی اثر ڈالتا ھے؛ گناہ انسان کے دل کو فاسد کردیتا ھے اور جو کہ باعث جہالت و نسیان ھے اور اس کے علاج کا بہترین طریقہ محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھنا ھے۔

امام حسن مجتبی علیہ السلام سے ایک روایت ھے کہ جب آپؑ نے ایک شخص کے اس سوال (کہ انسان کیسے چیزوں کو بھول جاتا ھے، اور کیسے چیزیں یاد آتی ھیں؟!) کے جواب میں فرمایا: ''انسان کا دل ایک ظرف میں ھے اور اس پر پردہ پڑا ھوا ھے پس اگر کوئی انسان محمد و آل محمد علیہم السلام پر کامل و تام صلوات پڑھتا ھے تو اس سے وہ پردہ ھٹ جاتا ھے اور انسان کا دل منور ھو جاتا ھے تو انسان بھولی ھوئی چیزوں کو یاد کرلیتا؛ یا بھولی ھوئی چیزیں انسان کو یاد آجاتی ھیں اور اگر اس نے صلوات نہیں پڑھی یا ناقص

صلوات پڑھی تو وہ پردہ اس ظرف سے نہیں ھٹتا اور دل تاریک ھوجاتا ھے جو کہ اس شیٔ کا سبب ھے کہ انسان کو جو چیزیں یاد بھی ھوتی ھیں وہ اسے بھی بھول جاتا ھے۔''[52]

18. صلوات فقر سے نجات کی باعث ھے

انسان کی زندگی میں فقر و تنگدستی سے بہت ھی سخت امتحان ھوتا ھے جس سے انسان گذرتا ھے اور حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: (لو کان الفقر رجلا لقتلته) کہ اگر فقر انسانی شکل میں ھوتا تو میں اسے قتل کر دیتا۔

اور اس سے نجات کا راستہ و طریقہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات ھے۔

ایک روایت سرکار دوعالم ﷺ سے ھے ایک شخص نے آپ سے فقر کا گلا و شکوہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو چاھتا ھے کہ پروردگار عالم تجھے غنی بنا دے تو تیرے لئے ضروری ھے کہ تو مجھ پر اور میرے آل علیہم السلام پر صلوات پڑھے۔[53]

اور چونکہ بات فقر و تنگدستی کی ھو رھی ھے تو مناسب سمجھتا ھوں کہ ایک دعا فقر سے نجات اور قرض کی ادائگی کے لئے بیان کردوں اور وہ دعا بہت ھی مجرب ھے اور اس دعا کے سلسلہ سے علماء و فضلاء کا تجربہ بھی ھے روایت یہ ھے:

امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے اباو اجداد سے انھوں نے مولائے کائنات علیہ السلام سے نقل فرمایا کہ آپؑ نے فرمایا: ''میرے اوپر قرض تھا اور میں نے سرکار دوعالم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ یہ کہو: (اللهم اغنني بحلالک عن حرامک و بفضلک عمن سواک)'' کہ اگر مانند صبیر بھی قرض ھوگا تو پروردگار عالم اسے ادا کر دیگا۔[54]

صبر یمن میں ایک پہاڑ کا نام ھے کہ جس سے بڑا اور عظیم کوئی پہاڑ نہیں ھے۔

جناب شیخ بہائیؒ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ھیں کہ ایک مرتبہ میرے اوپر قرض بہت ھو گیا تھا جو ڈیڑھ ھزار مثقال سونے سے بھی زیادہ تھا اور جن لوگوں سے میں نے قرض لیا تھا وہ بہت زیادہ تقاضا کر رھے تھے یہاں تک کہ میں اسکی وجہ سے اپنا دوسرا کام بھی نہیں کرپایا رھا تھا، اور اداء دین کے سلسلہ سے میرے پاس کوئی راستہ بھی نہیں تھا تو میں روز نماز صبح کے بعد اس دعا کو پڑھتا تھا اور بعض اوقات دوسری نمازوں کے بعد بھی پڑھتا تھا پھر کچھ ھی وقت گذرا تھا کہ نہ جانے کیسے وہ قرض ادا ھوگیا میں سوچ ھی نہیں سکتا تھا۔

اور اس دعا کے سلسلہ سے جناب سید محسن امین قدس سرہ فرماتے ھیں کہ جیسے مجھے اس دعا کے سلسلہ سے خبر ھوئی تو میں نے اس کو نمازوں میں پڑھنا شروع کردیا تو بجز بعض اوقات کے خدا کے شکر سے مجھے کبھی بھی تنگی رزق کی شکایت نہیں ھوئی۔

اور بعض علماء کہتے ھیں یہ دعا قرض کی ادائگی کے لئے بہت ھی موثر ھے، جب بھی اس دعا کو پڑھا میرا قرض ایک ھفتہ سے پہلے پہلے ادا ھوگیا، اور بعض علماء کا کہنا ھے کہ میرا سوچنا یہ ھے کہ یہ سرکار دوعالم ﷺ کے معجزات میں سے ھے۔

19. صلوات باعث رحمت الٰہی ھے

جو بھی محمدؐ و آل محمد علیہ السلام پر صلوات پڑھے گا رحمت خداوندی دنیا و آخرت میں اس کے شامل حال ھوگی۔

جیسا کہ مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام نے خطبہ میں فرمایا کہ:''شہادتین(اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان مُحَمَّداً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)'' کے ذریعہ سے جنت میں جاؤ گے اور رحمت خداوندی شامل حال ھوگی پس زیادہ سے زیادہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھو۔ (55)

20. صلوات کے ذریعہ خواب میں نبی ﷺ وسلم ، امام علیہ السلام یا مردہ کی زیارت ھوگی

یعنی صلوات کے ذریعہ خواب میں نبی ﷺ اور کسی امام علیہ السلام کی یا کسی میت کی زیارت کی جاسکتی ھے۔جناب سید محمد باقر اصفہانی نقل کرتے ھیں کہ عالم و فاضل جناب محمد بن سعید فرماتے ھیں کہ میں نے یہ عہد کیا کہ میں ھر شب سونے سے پہلے محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھوں گا تو میں نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے کمرہ میں داخل ھوئے تو پورا کمرہ حضرت کے نور سے منور ھوگیا۔ اور سرکار ﷺ کہنے لگے کہ وہ ھونٹ کہاں ھے جس سے مجھ پر اور میری آل علیہم السلام پر صلوات پڑھی جاتی ھے میں اس کا بوسہ لینا چاھتا ھوں؛ اور سرکار نے بوسہ لیا اور چلے گئے اور جب میں بیدار ھوا تو دیکھا کہ کمرہ خوشبو سے معطر ھے تو میں بہت خوش ھوا اور تقریباً یہ خوشبو آٹھ دن تک میرے کمرہ میں رھی اور لوگ تعجب کے ساتھ اسے محسوس کرتے تھے۔

اسی طرح سے اگر کوئی چاھتا ھے کہ کسی میت سے خواب میں ملاقات کرے تو اس کا راستہ بھی محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات ھے۔

جیسا کہ ایک روایت جناب ابو ھشام سے ھے کہ نقل کرتے ھیں کہ ایک شخص امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ھوا اور کہنے لگا کہ میرے والد کا انتقال ھوگیا ھے اور وہ کچھ مال (ترکہ) چھوڑ کر گئے ھیں لیکن ھم کو پتہ نہیں ھے کہ وہ مال کہاں ھے اور مولاؑ میں آپ کے شیعوں میں سے ھوں اور میرا خانوادہ بڑا ھے میری مدد کریں تو امام علیہ السلام نے فرمایا: نماز عشاء کے بعد تین مرتبہ محمدؐ و آل محمد علیہ السلام پر صلوات پڑھنا تو تمہارے بابا خواب میں آکر تمہیں بتائیں گے کہ مال کہاں ھے۔ تو شخص نے ویسا کہ کیا جیسا امامؑ نے فرمایا تھا اور اس نے خواب میں اپنے باپ کو دیکھا کہ اس سے کہہ رھے ھیں کہ اے بیٹا مال فلاں جگہ پر رکھا ھے اسے لے لو اور امام علیہ السلام کو جاکر بتا دو کہ میں نے تمہیں بتا دیا، تو اس شخص نے مال لیا اور اور امام علیہ السلام کو جاکر بتا بھی دیا اور کہا:''الحمد للہ الذی اکرمک و اصطفاک ''یعنی ساری تعریفیں اس خدا کے لئے ھیں کہ جس نے آپ کو منتخب کیا۔ (56)

اسی طرح یہ حکایت کی گئی ھے کہ اگر کوئی شخص برابر اس صلوات(اللھم صل علی مُحَمَّد و آلہ وسلم کما تحب و ترضی) کو پڑھے گا تو اس کے ذریعہ سے نبی ﷺ کی زیارت کرسکتا ھے۔ (57)

صلوات کے فوائد بطور خلاصہ

1) پروردگار عالم صلوات پڑھنے والے کی احتیاج کو پورا کر دیتا ھے۔

2) غریبوں کے لئے صلوات بمقام صدقہ ھے۔

3) صلوات سبب طهارت وتذکیہ نفس ھے۔

4) صلوات مجلس کی برکت کی باعث ھے ورنہ وہ مجلس و نشست قیامت کے دن اھل مجلس کے لئے بلاء و وبال ھوگی جس میں صلوات نہ پڑھی جائے۔

5) اگر انسان سرکار دوعالم ﷺ کے ذکر کے بعد صلوات پڑھے گا تو صفت بخل اس سے دور ھوگی۔

6) صلوات پڑھنے والے راہ جنت پر گامزن ھیں اور نہ پڑھنے والے جنت کے راستہ سے منحرف ھیں۔

7) صلوات پل صراط پر نور کا باعث ھے۔

8) صلوات پرھنے والا جفاکار نہیں ھے، اور جو صلوات نہیں پڑھتا گویا اس نے سرکار دوعالم ﷺ پر جفا کیا۔

9) صلوات پڑھنے والے کی تعریف پروردگار عالم زمین و آسمان والوں کے سامنے کرتا ھے۔

10) صلوات جنت میں باعث کثرت ازواج ھے اور جنت میں اعلیٰ مقام کا باعث بھی ھے۔

11) صلوات عطش(پیاس) کو رفع کرنے والی ھے۔

12) ذکر صلوات بیس غزوات کے برابر ھے، بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ بہتر ھے۔

13) صلوات علامت ھے کہ صلوات پڑھنے والا سنت نبی ﷺ پر عمل کرنے والا ھے۔

14) ثواب صلوات خود صلوات پڑھنے والے کو اور اس کی اولاد کو اور جس کے لئے صلوات ایصال کی جائے سب کو پہنچے گا۔

15) بعض علماء کا کہنا ھے کہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات سے دس کرامتیں حاصل ھوتی ھیں:

1) خود پروردگار صلوات بھیجتا ھے؛

2) سرکار دوعالم ﷺ اس کی شفاعت کریں گے؛

3) صلوات عمل ملائکہ کی پیروی ھے؛

4) صلوات منافقین و کفار کی مخالفت ھے؛

5) صلوات سے گناہ مٹا دیئے جاتے ھیں؛

6) صلوات کے ذریعہ حاجتیں پوری ھوتی ھیں؛

7) انسان کا ظاهر و باطن منور هوتا هے؛

8) قیامت کے هولناک مناظر سے نجات حاصل هوگی؛

9) جنت میں داخلہ کا باعث هے؛

10) موجب سلام پروردگار هے۔

---

1 سوره احزاب، آیہ ۵۶

2 سوره انبیاء آیہ ۲۰

3 سوره احزاب، آیہ ۵۶

4 جمال الاسبوع، ۲۳۶؛ البحار ۹۴: ۷۲؛ ۶۶؛ موالی الالی ۲، ۳۶؛ ۹۷

5 ؟؟؟؟؟ ورقہ میں نهیں هے۔۔۔

6 ارشاد القلوب، ج ۲، ص ۳۰۲

7 منازل الآخرة، ص ۱۱۶

8 مناقب آل ابی طالب (ع) ۳، ۱۴۳

9 وسائل باب ۱۰، من ابواب اشهداء، حدیث ۲

10 جیسا کہ بعض لوگوں کا ماننا هے کہ اکسیر ایسا شربت هے کہ جس سے حیات طولانی هوتی هے۔ (مترجم)

11 منازل الآخرة، ص ۱۱۵

12 آثار و برکات امیر المومنین (ع)، ۲۳۸

13 الامثال النبویہ، ج ۱، ۱۴۱

14 عیوان اخبار الرضا (ع)، ۲، ۲۶۶

15 الامثال النبویہ، ج ۱، ۱۴۰

16 کامل الزیارات، ص ۱۵۹

17 کامل الزیارت، ص ۳۲۲

18 ثواب الاعمال و عقاب، الاعمال، ۲۴۴

19 مذکورہ حوالہ،۴۶

20 جامع الاخبار، ۶۹،ج۷،۶،۵

21 ثواب الاعمال و عقاب الاعمال،۴۵

22 منازل الآخرۃ،۱۱۴

23 دار السلام،۲،۱۲

24 القطرۃ، ج۱، باب الصلاۃ علی النبی وآلہ

25 البقرۃ۲۲۲

26 وسائل الشیعہ باب۹،من ابواب الذکر، حدیث۳

27 مستدر الوسائل باب ۱۱، من ابواب الذکر، حدیث۵

28 جمال الاسبوع، ۱۶۰

29 احزاب۴۳

30 ثواب الاعمال و عقاب الاعمال،۴۷

31 المستدرک، باب۳۲، من ابواب الذکر، حدیث۲۰

32 الوسائل، باب۳۹، من ابواب الصلاۃ علی محمد و آل محمد علیہم السلام، حدیث ۱

33 المستدرک، باب۳۱، نب ابواب الذکر، حدیث ۴۱

34 المسدترک، باب۲۳، من ابواب فعل لمصروف، حدیث ۱

35 ثواب الاعمال و عقاب الاعمال،۴۷

36 مذکور حوالہ،ص۴۵

37 ثواب اعمال و عقاب الاعمال، ص۴۵

38 وسائل الشیعہ، باب۴۳، من ابواب الذکر، حدیث۵

39 سورہ ضحی،۵

40 میزان الحکمۃ،۱۲۲، ۵

41 الوسائل، باب۳۶، من ابواب الدعا، حدیث۱۸

42 ثواب الاعمال و عقاب الاعمال، ص۴۶

43 مذکورہ حوالہ،۴۷

44 الوسائل، باب۳۶، من ابواب الدعاء، حدیث۴

45 مذکورہ حوالہ، حدیث۷

46 ثواب الاعمال و عقاب الاعمال، ص۵۰

47 مذکورہ حوالہ،ص۵۰

48 التحفۃ الرضویۃ، ص۲۰۲

49 المستدرک، باب۳۱، من ابواب الذکر، حدیث۱۱

50 میزان الاعمال،ج۶، ص۳۸۳

51 منتہی الاعمال، ج۲، ص۴۸۰

52 الوسائل،۳۷، باب من ابواب الصلوات علی محمدؐ وآل محمد، حدیث ۱

53 لالی الدنیا،۳ ص۴۳۶

54 التحفۃ الرضویۃ،۳۰

55 بحارالانوار، ج۹۴، ص۴۸

56 دارالسلام، ج۱، ص۳۳۸

57 مذکور حوالہ،ج۳، ص۱۱۶

دوسری فصل

{صلوات کا فائدہ محمدو آل محمد علیہم السلام کو پہنچتا ھے یا خود صلوات پڑھنے والے کو}

علماء کے درمیان یہ مسئلہ مورد بحث ھے کہ صلوات کا فائدہ کیسے پہنچتا ھے؟ خود صلوات پڑھنے والے کو یا محمدو آل محمد علیہم السلام کو؟!

اکثر علماء کا نظریہ ھے کہ صلوات کا فائدہ فقط و فقط صلوات پڑھنے والے کو ھی پہنچتا ھے اور محمدو آل محمد علیہم السلام کو اس کا کوئی بھی فائدہ نہیں ہوتا؛ اور جناب سید عبد اللہ شبرّ کا بھی یہی نظریہ ھے، چونکہ ان ذوات مقدسہ کو جس منزل کمال پہ پہنچنا تھا وہ پہنچ گئے ھیں۔

لیکن بعض لوگوں کا کہنا ھے کہ صلوات کا فائدہ خود محمدؐ و آل محمد علیہم السلام کو بھی پہنچتا ھے اور یہ صلوات انکے ان قرب و کمالات کی زیادتی کی باعث ھے کہ جن پر آپ حضرات علیہم السلام فائز ھیں۔

اور ایک روایت ھے کہ سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں وسیلہ سے بڑا کوئی درجہ نہیں ھے لہذا تم لوگ پروردگار عالم سے دعا کرو کہ یہ درجہ مجھے حاصل ہو۔'' (1)

یہ حدیث اس شئ پر دلالت کر رھی ھے کہ مومنین کی دعا سرکار دوعالم ﷺ کے لئے حصول وسیلہ کا باعث ھے، جیسا کہ خود سرکار ﷺ سے روایت ھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''پروردگار عالم نے مجھ سے ایک ایسے درجہ کا وعدہ کیا ھے کہ جو امت کی دعا کے ذریعہ ھی حاصل ہو سکتا ھے۔'' (2)

محمدو آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنے کا طریقہ

محمدؐ و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنے کا صحیح طریقہ کیا ھے؟ اس مطلب کے لئے ایک روایت کتاب امالی شیخ طوسیؒ سے نقل کرتے ھیں:

کعب بن عجرۃ سے روایت ھے کہ سرکار دوعالم ﷺ جب ھم لوگوں کے پاس تشریف لائے تو ھم لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ ﷺ نے سلام کا طریقہ تو سکھا دیا پر یہ بتائیں کہ آپ ﷺ پر صلوات کیسے پڑھیں؟!

تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے کہو: اللھم صل علی مُحَمَّد کما صلیت علی ابراهیم، وانک حمید مجید، و بارک علی آل مُحَمَّد کما بارکت علی آل ابراهیم، انک حمید مجید.''

مترجم: اور صلوات کا صحیح طریقہ جو کہ اھل سنت کی کتابوں سے بھی ثابت ھے وہ یہ ھے اللھم صل علی مُحَمَّد و آل مُحَمَّد) (3)

---

1 ریاض السالکین ۱، ص۴۹۳؛ اهل البیت فی الکتاب والسنة لاشعری، ص۱۰۶؛ نقلاً عن صحیح بخاری، ج ۱، ص۲۲۲، ح۵۸۹

2 لالی الاخبار، ج۳، ص۴۴۲

3 صواعق محرقہ، ص۸۷؛ ینابیع المودة، ج۷، ص۲۹۵؛ تفسیر کبیر، ج۷، ص۳۹۱

تیسری فصل

{صلوات واجب ھے یا مستحب؟}

علماء کے درمیان یہ مسئلہ مورد اختلاف ھے۔ بعض کا نظریہ ھے کہ صلوات تمام عمر مین ایک مرتبہ واجب ھے، اور بعض کا کہنا ھے کہ ھر نشست و مجلس میں ایک مرتبہ واجب ھے۔

لیکن مشہور علماء کا نظریہ ھے کہ صلوات مستحب ھے۔

اور اھل سنت کے علماء نے اپنی کتابوں میں ایسی روایتیں بھی نقل کی ھیں جو اس مطلب پر دلالت کرتی ھیں کہ نمازمیں صلوات پڑھنا واجب ھے۔

جیسا کہ ایک روایت عائشہ سے ھے کہتی ھیں کہ میں نے سنا ھے کہ سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا: ''نماز بغیر طھارت و صلوات کے قبول نہیں ھو سکتی۔''

اور اسی کی روشنی میں شافعی کے اشعار بھی واضح ھو جاتے ھیں کہ جو کہ دلالت کرتے ھیں کہ نمازمیں صلوات واجب ھے۔

یا آل بیت رسول اللہ حبکم　　　فرض من اللہ فی القرآن انزلہ

کفاکم من عظیم القدر انکم　　　من لم یصل علیکم لا صلاۃ لہ

اے اھلبیت رسول علیھم السلام آپ کی محبت کو اللہ نے قرآن میں فرض قرار دیا ھے اور آپ کی قدر و منزلت کے لئے یہی کافی ھے کہ اگر کوئی نمازمیں آپ پر صلوات نہ پڑھے تو اس کی نماز ھی نہیں ھے(یعنی قبول نہیں ھے)۔ (1)

اور علماء اھل سنت نے بھی اس مضمون کی حدیثیں نقل کی ھیں:

1. دار قطنی نے اپنی سنن میں صفحہ ۱۳۶ پر، ابو مسعود انصاری سے روایت کی ھے کہتا ھے سرکار دعالم ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی نمازمیں مجھ پر اور میرے اھلبیت علیھم السلام پر صلوات نہ پڑھے تو اس کی نماز قبول نہیں ھو سکتی ھے۔
2. بیہقی نے سنن کبری ج۲، صفحہ ۳۷۱
3. ابن حجر ھیثمی نے درمنصور میں صفحہ ۱۲

اور اس کے علاوہ دیگر علماء اھلسنت نے بھی اس طرح کی حدیثیں نقل کی ھیں۔

تمام مخلوقات چاھے وہ کوئی بھی ھو کسی کا بھی عمل بغیر محبت اھلبیت علیہم السلام اور اعتراف و اقرار ولایت ائمہ علیہم السلام کے قبول نہیں ھو سکتا بلکہ کالعدم ھوگا۔

1. وہ مقامات جہاں صلوات پڑھنا مستحب ھے

1. جب سرکاردوعالم ﷺ کا ذکر ھو:

سرکاردوعالم ﷺ نے فرمایا: اصل میں بخیل وہ شخص ھے کہ جس کے سامنے میرا ذکر ھو اور وہ مجھ پر صلوات نہ پڑھے۔

اور ایک روایت اور ھے کہ جس میں سرکاردوعالم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ جفا کار وہ شخص ھے جس کے سامنے میرا ذکر ھو اور وہ مجھ پر صلوات نہ پڑھے۔ [(2)]

2. رکوع و سجود میں:

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ھے کہ آپ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص حالت رکوع و سجود و قیام میں یہ کہے(صلی اللہ علی محمد و آلہ) تو اس کو اس ذکر کے عوض رکوع، سجود و قیام کے مثل ثواب ملے گا۔''[(3)] (یعنی جو ثواب رکوع و سجود و قیام کا ھوگا وھی ثواب صلوات کا بھی ھوگا)۔

3. قنوت میں:

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ھے کہ آپ سے دعا قنوت کے سلسلہ سے سوال کیا گیا (یعنی قنوت میں کیا پڑھا جائے) تو امام صادق علیہ السلام نے جواب میں فرمایا: اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کرو اور اپنے نبی ﷺ پر صلوات بھیجو اور استغفار کرو۔ [(4)]

4. بعد از نماز:

مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام سے مروی ھے کہ آپ نے فرمایا کہ چار چیزوں کو حق سماعت عطا کیا گیا ھے(یعنی یہ چیزیں سنتی ھیں اور جواب بھی دیتی ھیں):

1) نبی اکرم ﷺ ؛
2) جنت؛
3) جہنم؛
4) حورالعین.

جب انسان نماز سے فارغ ھو جائے تو ضروری ھے کہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھے، اور جنت طلب کرے، جہنم سے بچنے کی دعا کرے، اور حوروں کو طلب کرے۔(کہ خداوند رحمن جنت میں حوروں کو اسکی زوجہ قرار دے) اس لئے کہ اگر

کوئ صلوات پڑھتا ھے تو اس کی دعا قبول ھوتی ھے، اگر جنت کا مطالبہ کرتا ھے تو جنت پروردگار سے کھتی ھے کہ خدایا تیرے بندے نے جو سوال کیا ھے اسے عطا کردے، اور اگر کوئ جھنم سے بچنے کی دعا کرتا ھے تو جھنم پروردگار سے کھتی ھے کہ خدایا تیرے بندے نے جس چیز سے بچنے کی دعا کی ھے اس کو اس شئ سے محفوظ رکھ، اور جب حوروں کا مطالبہ کرتا ھے تو حوریں پروردگار سے کھتی ھیں کہ خدایا تیرے بندے نے جو سوال کیا ھے اسے عطا فرما۔ (5)

اور مولائے کائنات علیہ السلام سے ایک حدیث ھے کہ آپؑ نے فرمایا کہ اگر کوئ شخص نماز صبح اور نماز مغرب کے بعد کسی سے کلام کرنے سے پہلے اور پہلو بدلنے سے پہلے یہ کھے (إِنَّ اَللّٰهَ وَ مَلاٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى اَلنَّبِيِّ يا أَيُّهَا اَلَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيماً) اور (اللھم صل علی محمد و ذریتہ علیھم السلام) تو پروردگار عالم اس کی سو(۱۰۰) حاجتوں کو پورا کرے گا جس میں سے ستّر دنیا اور تیس آخرت سے متعلق ھونگی۔ (6)

5. سونے سے پہلے:

جناب فاطمۃ الزھرا سلام اللہ علیھا سے روایت ھے کہ آپؑ نے فرمایا: ''میں سونے کے لئے اپنا بستر بچھا چکی تھی کہ سرکار دوعالم ﷺ داخل ھوئے اور فرمایا: اے فاطمہؑ! جب تک چار عمل انجام نہ دے لینا سونا نہیں اور چار عمل یہ ھیں:

1) سونے سے پہلے قرآن ختم کر لینا؛
2) انبیاء علیھم السلام کو شفیع بنا لینا؛
3) مومنین کو راضی کر لینا؛
4) حج و عمرہ انجام دے دینا.

سرکار ﷺ یہ کھنے کے بعد نماز پڑھنے میں مشغول ھو گئے تو جناب زھرا سلام اللہ علیھا فرماتی ھیں کہ میں نے نماز کے بعد کھا کہ: یا رسول اللہ ﷺ آپ نے جن چار چیزوں کا حکم دیا ھے ان کو سونے سے پہلے کیسے انجام دیا جائگا؟! تو سرکار ﷺ مسکرائے اور فرمایا: اگر تین مرتبہ سورہ توحید کی تلاوت کیا تو گویا پورا قرآن ختم کرلیا، اور اگر مجھ پر اور دوسرے انبیاء پر صلوات پڑھا تو ھم قیامت کے دن شافع ھونگے، اور اگر مومنین کے لئے استغفار کیا تو وہ راضی ھو جائیں گے اور اگر یہ کھا (سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر) تو گویا حج و عمرہ کر لیا۔'' (7)

6. نماز صبح کے بعد:

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ھے کہ جس میں آپؑ نے فرمایا: ''جو شخص بھی بعد نماز صبح اور بعد نماز ظھر کھے (اللھم صل علی محمد وآل محمد و عجل فرجھم) تو وہ امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف) کے زمانے کو درک کرے گا۔'' (8)

اسی طرح امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا کہ نماز صبح کے بعد سو(۱۰۰) مرتبہ کہو:(اللھم صل علی محمد و آل محمد) تو پروردگار عالم تم کو جہنم کی آگ سے محفوظ رکھے گا۔'' (9)

7. وقت استخارہ صلوات مستحب ہے:

علامہ مجلسیؒ نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے استاد شیخ بہائیؒ سے نقل کیا ہے کہ شیخ نے کہا کہ میں نے اپنے اساتذہ سے سنا ہے کہ وہ امام عصر (عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف) سے نقل کرتے ہیں تسبیح سے استخارہ کے سلسلہ سے، کہ آپ تسبیح کو ھاتھ میں لیتے تھے اور صلوات پڑھتے تھے تین مرتبہ اور اس کے بعد ہر تسبیح کے دانوں کو شمار کرتے تھے دو دو کرکے اور اگر آخر میں ایک دانہ بچتا تھا تو اس اسکا مطلب تھا کہ اس کام کو انجام دو اور اگر دو دانہ بچتا تھا تو منع ہوتا تھا۔ (10)

8. مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت صلوات مستحب ہے:

امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:''مسجد میں جب داخل ہو تو صلوات پڑھو اور جب نکلو تو صلوات پڑھو۔'' (11)

ایک روایت امام محمد باقر علیہ السلام سے ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب مسجد میں بیٹھنے کی غرض سے داخل ہو تو طہارت کے ساتھ داخل ہو اور رخ قبلہ کی طرف کرو اور جب داخل ہو تو دعا کرو اور حمد پروردگار بجا لاؤ اور محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھو۔ (12)

9. ہر نشست و مجلس میں صلوات مستحب ہے:

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: سرکار دوعالم نے فرمایا: جس مجلس و نشست میں ذکر پروردگار نہ ہو اور ہم پر صلوات نہ پڑھی جائے وہ مجلس اہل مجلس کے لئے قیامت کے دن وبال و عذاب ہوگی۔ (13)

10. جب چھینک آئے تو صلوات مستحب ہے:

روایت میں بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے کہ اگر کسی کو چھینک آئے یا اس کے سامنے کوئی چھینکے تو صلوات پڑھنا مستحب ہے۔

امام صادق علیہ السلام سے ایک روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا:''اگر کسی کو چھینک آئے اور وہ اپنا ھاتھ ناک پر رکھ کر یہ کہے الحمد للہ رب العالمین حمداً کثیراً کما ھو اھلہ وصل اللہ علی مُحَمَّد النبی وآلہ وسلم'' تو اس کی ناک کے بائیں طرف سے ایک پرندہ جو کہ ٹڈی سے چھوٹا اور مکھی سے بڑا ہوگا نکلے گا اور عرش الٰہی کے نیچے جا ٹھہرے گا اور اسکے لئے قیامت تک استغفار کرے گا۔ (14)

.11 نزدیک غروب پنجشنبہ و شب جمعہ صلوات پڑھنا مستحب ھے:

ابن سنان سے روایت ھے کہ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''پنجشنبہ کو نزدیک غروب اور شب جمعہ فرشتے نازل ھوتے ھیں اور انکے ساتھ سونے کے اقلام اور چاندی کے قرطاس ھوتے ھین کہ جس پر وہ روز پنجشنبہ نزدیک بہ غروب اور شب جمعہ اور روز جمعہ غروب تک سوائے محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات کے علاوہ کچھ اور نہیں لکھتے۔'' (15)

ایک اور روایت امام صادق علیہ السلام سے ھے کہ جس میں آپؑ نے فرمایا: ''ایک صدقہ شب جمعہ اور روز جمعہ ایک ھزار کے برابر ھے اور شب جمعہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات سے ہزار نیکیاں حاصل ھوتی ھیں، اور ھزار گناہ معاف ھوتے ھیں اور ھزار درجات بلند ھوتے ھیں، اور شب جمعہ صلوات بھیجنے والے کا نور قیامت تک آسمان پر چمکتا رھتا ھے، اور ملائکہ' اور وہ فرشتے جو سرکار دوعالم ﷺ کی قبر پر مقرر ھیں قیامت تک اس کے لئے استغفار کرتے ھیں۔'' (16)

.12 روز جمعہ صلوات مستحب ھے:

سرکار دوعالم ﷺ سے رایت ھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص روز جمعہ سو مرتبہ صلوات پڑھے گا تو اس کے ستّر سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔'' (17)

.2 سوال: کتنی صلوات کافی ھے؟!

ھو سکتا ھے یہ سوال کیا جائے کہ کتنی صلوات کافی ھے؟ چونکہ الگ الگ طریقہ سے صلوات وارد ھوئی ھے کہ بعض چھوٹی اور بعض بڑی، تو کتنا حصہ پڑھا جائے جو کہ کافی ھو۔؟

تو اس کا جواب یہ ھے کہ جتنا حصہ تشھد میں وارد ھوا ھے وہ کافی ھے۔(اللھم صل علی مُحَمَّد وآل مُحَمَّد)۔

اور علماء اھل سنت نے اپنی صحاح و سنن میں اس صلوات کو نقل کیا ھے:

جیسا کہ شافعی نے اپنی مسند میں صفحہ ۹۷ پر، احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں اور انکے دیگر علماء نے بھی نقل کیا ھے۔

.3 بچوں کی صلوات:

بچے بھی محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھتے ھیں جیسا کہ سرکار ﷺ سے روایت ھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تمہارے بچے گریہ کریں تو تم ان کو مارنا نہیں، چونکہ چار مہینہ انکا گریہ خدا کی وحدانیت کی گواھی ھے، اور اس کے بعد کے چار مہینہ انکا گریہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات ھے اور چار مہینہ والدین کے لئے دعا ھے۔'' (18)

---

1 انسان کی نماز ھی کیا بلکہ اصل توحید بھی بغیر اھلبیت علیہم السلام کے قابل قبول نہیں چہ جائے کہ دوسری عبادات اور صرف انسان ھی نہیں۔

2 الوسائل، باب ۴۲، من ابواب الذکر، حدیث ۱۸

3 مذکورہ حوالہ، حدیث۱۸

4 من لا یحضرہ الفقیہ، ج ۱، ص۲۰۷

5 الوسائل، باب۲۲، من ابواب التعقیب، حدیث ۶

6 سفینۃ البحار، مادۃ صل

7 خلاصۃ الاذکار، ص۷۰

8 سفینۃ البحار، مادہ صل

9 مذکورہ حوالہ

10 مفاتیح الجنان

11 فروع الکافی، ج۳، ص۳۰۹

12 الوسائل، باب۳۹، من ابواب احکام العابد، حدیث ۲

13 تفسیر الثقلین، ج۳، ص ۳۰۱

14 الوسائل، باب۶۳، من ابواب احکام الشرم حدیث ۴

15 الوسائل، باب۴۳، من ابواب صلاۃ الجمعہ، ھدیث ۱

16 ثواب الاعمال و عقاب الاعمال، ص۴۸

17 مذکورہ حوالہ، ص۴۸

18 التوحید، ۲۳۱

چوتھی فصل

{ایک جوان اور صلوات}

قرآن مجید خود اسرار و عظمت صلوات کو بیان کرتا ھے:

امام حسن عسکری علیہ السلام سے مروی ھے کہ:

ایک تاریخی واقعہ قوم بنی اسرائیل کا کہ بنی اسرائیل میں ایک خوبصورت لڑکی تھی جو کہ با اخلاق و شریف و با عظمت تھی و فاضلہ اور اچھے خاندان سے تھی اور اسکے بہت سے رشتے آتے تھے، اور اسکے تین چچا زاد بھائی تھے تو وہ ان میں سے جو سب سے افضل و برتر تھا اس کے ساتھ شادی کرنے پر راضی ھو گئی، لیکن اس کے اور جو دوسرے باقی چچازاد بھائی تھے وہ بہت ناراض ھوئے یہاں تک کہ اپنے تیسرے بھائی سے حسد کے شکار ھو گئے تو ایک مرتبہ انھوں نے اپنے اس تیسرے بھائی کو(جسی شادی اس لڑکی کے ساتھ ھونے والی تھی) مدعو کیا اور جب وہ انکے گھر آیا تو اسے قتل کرکے اسے بنی اسرائیل کے ایک ایسے محلہ میں پھینک دیا جو کہ کئی قبیلوں پر مشتمل تھا، جب صبح نمودار ھوئی تو محلہ والوں نے لاش دیکھی اور پہچان گئے کہ یہ کون ھے، اسی اثنا میں میت کے دونوں چچازاد بھائی جو کہ قاتل تھے وہ بھی آگئے، اور اپنا گریبان چاک کرکے رونے پیٹنے لگے اور یہ بین کرنے لگے کہ اس محلہ والوں نے ھمارے بھائی کو قتل کردیا، تو جناب موسی (علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے اس محلہ والوں کو بلایا اور ان سے حقیقت دریافت کی تو محلہ والوں نے کہا کہ نہ تو ھم نے اسے قتل کیا ھے اور نہ ھی ھم اس کے قاتل کو جانتے ھیں۔ تو جناب موسی علیہ السلام نے کہا کہ ٹھیک ھے اگر تم نہیں جانتے ھو تو جو حکم پروردگار ھے اسے ماننا پڑے گا تو ان لوگوں نے کہا اے موسی علیہ السلام ایسی قسم سے ھمیں کیا فائدہ جو کہ سنگین جرمانہ کو برطرف نہ کرے اور اتنا سنگین جرمانہ دینے سے کیا فائدہ جو کہ قسم کو برطرف نہ کرے۔

تو جناب موسی علیہ السلام نے فرمایا: فائدہ اطاعت خداوندی اور اس کے امر کے بجالانے میں ھے، اور جس چیز سے اس نے روکا ھے اس سے رکنے میں ھے، تو ان لوگوں کہا کہ اے نبی خدا جرمانہ بہت سنگین ھے جبکہ ھم نے کوئی خطا نہیں کی اور یہ قسم بھی بہت سنگین و عظیم ھے جبکہ ھمارے اوپر کسی کا کوئی حق بھی نہیں ھے، اور اگر پروردگار عالم قاتل کی نشان دھی کردے تو آپ دعا کریں کہ پروردگار قاتل کو مشخص کردے تاکہ وہ جس سزاء کا مستحق ھے اسے دیا جائے، اور سب کے لئے حقیقت واضح ھو جائے۔

جناب موسی علیہ السلام نے کہا کہ حکم خداوند عالم اس مسئلہ میں موجود ھے اور دعا کی ضرورت نہیں ھے اور نہ اس کے حکم پر اعتراض کر سکتا ھوں؛ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جب پروردگار عالم نے سنیچر کے دن ھم پر کسب معاش حرام قرار دیا اور اسی طرح سے اونٹ کا گوشت حرام کیا تو ھمیں اصلاً یہ حق نہیں تھا کہ ھم پروردگار عالم سے تبدیلی حکم کا مطالبہ کرتے یا اس کے خلاف آواز اٹھاتے بلکہ ھمارے لئے ضروری ھے کہ ھم اس کے حکم کو مانیں اور اس کی پابندی کریں۔

جناب موسی علیہ السلام اس مسئلہ کا حکم بیان فرمانے والے ھی تھے کہ وحی پروردگار نازل ھوئی کہ اے موسی علیہ السلام ان لوگوں نے جو کہا ھے اسے طلب کرو، اور ھم سے مطالبہ کرو کہ ھم بتائیں کہ قاتل کون ھے تاکہ وہ قتل کیا جائے اور بے خطا قتل و جرمانہ سے محفوظ رھے۔

میں ان کے دعا و سوال کے قبولیت کے ذریعہ سے تمہاری امت کے نیک افراد میں سے ایک شخص کے رزق میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں، جسکا شیوہ یہ ہے وہ محمد و آل محمد (ع) پر صلوات پڑھتا ہے۔ اور کائنات میں سب سے افضل محمد ﷺ اور ان کے بعد علی علیہ السلام کو جانتا ہے، میں اس واقعہ کے ذریعہ سے اس کو دنیا میں غنی بنانا چاہتا ہوں تاکہ اس کو محمد و آل محمد علیہم السلام کی تکریم و احترام کا کچھ ثواب دیدوں۔

تو جناب موسی (علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے کہا خدایا تو بتا کہ قاتل کون ہے؟

تو پروردگار عالم نے وحی کی کہ بنی اسرائیل سے کہو اگر جاننا چاہتے ہیں کہ قاتل کون ہے تو گائے ذبح کریں اور اسکا ایک حصہ میت کے جسم پر ماریں تو وہ مقتول زندہ ہو جائیگا تو حکم پروردگار کو تسلیم کریں ورنہ سوال نہ کریں اور جو ظاہر حکم ہے اسی پر عمل کریں، جیسا کہ پروردگار نے کہا ((وَ إِذْ قَالَ مُوسىَ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تَذْبَحُواْ بَقَرَةً))[1] اور اس وقت کو یاد کرو جب موسی نے اپنی قوم سے کہا کہ پروردگار عالم نے تم کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے۔

اگر تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ قاتل کون ہے۔ اور پھر گائے کے ایک حصہ کو میت سے مس کرو، تو وہ مقتول زندہ ہو جائیگا اور بتائیگا کہ قاتل کون ہے پھر قرآن نے کہا (قَالُواْ أَ تَتَّخِذُنَا هُزُوًا))[2] ان لوگوں نے کہا آپ ہمیں مذاق بنا رہے ہیں کیا ایسا ہو سکتا ہے اور یہ معقول ہے کہ پروردگار گائے ذبح کرنے کا حکم دے اور پھر یہ کہے کہ یک میت کے بعض حصہ کو دوسرے میت کے بعض حصہ سے مس کیا جائے تو ایک زندہ ہو جائیگا دوسرے سے ملنے کی وجہ سے، یہ کیسے ہو سکتا ہے؟

تو جناب موسیعلی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے کہا (اعوذ باللہ ان اکون من الجاھلین) کہ میں پرودگار کی طرف ایسی بات منسوب کروں جو اس نے کہا نہ ہو اور میں جاہلوں مین سے ہو جاؤں کہ میں قیاس کے ذریعہ سے حکم پروردگار کی مخالفت کروں، اور حکم پروردگار عالم کو رد کروں اور تسلیم نہ کروں۔

اس کے بعد جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے کہا کیا ایسا نہیں ہے کہ مرد و عورت کی منی مردہ و میت ہے، اور ان کے آپس میں ملنے سے پروردگار انسان کو خلق کرتا ہے ؟ کیا ایسا نہیں ہے کہ وہ بیج جو بے جان ہے جب تم اس کو زمین میں دفن کرتے ہو تو سڑ جاتی ہے، خراب ہو جاتی ہے، پھر پروردگار عالم اسی بیج سے درختوں کی پیدا کرتا ہے، اناج اگاتا ہے ؟

جب جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے انھیں دلیل سے خاموش کر دیا تو انھوں نے کہا (قالوا ادع لنا ربک یبین لنا ما ھی) ان لوگون نے کہا کہ اپنے پروردگار سے کہو کہ اس گائے کی صفت بیان کرے۔

جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے اپنے پروردگار سے سوال کیا تو جواب آیا (إنھا بقرة لا فارض) نہ بوڑھی ہو (ولا بکر) نہ ہی بچھیا ہو (عوان) بلکہ اوسط عمر کی ہو پس جو پروردگار نے حکم دیا ہے اسے بجا لاؤ۔

تو ان لوگوں نے کہا اے موسیع) اپنے پروردٍگار سے پوچھو کہ اس کا رنگ بتائے کہ گائے کس رنگ کی ہونی چاہیئے جسے ذبح کرنا ہے)

پھر جناب موسیعلی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے سوال و جواب کے بعد کہا (إنھا بقرة صفراء فاقع) کہ یہ گائے ہلکی پیلی رنگ کی ہو، گاڑھا رنگ نہ ہو دیکھنے والے کا جی خوش ہو جائے اس کے طرگ کے سبب۔

پھر ان لوگوں نے کہا اپنے پروردگار سے اس کی مزید صفت دریافت کریں، تو جناب موسیعلی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے کہا پروردگار کہہ رہا ہے کہ وہ ایسی گائے ہونی چاہیئے جس سے خدمت نہ لی جاتی ہو نہ زمین جوتنے میں نہ پانی کھینچنے میں، اور اس میں کسی قسم کا عیب بھی نہیں ہونا چاہئے اور بے داغ ہو۔

جب انھوں نے یہ سنا تو کہا اے موسیعلی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) پروردگار عالم نے ایسی صفت کی گائے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے تو جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے جواب دیا ہاں۔

پھر فرماتے ہیں کہ جب وہ سمجھ گئے کہ کیسی گائے ہونی چاہیئے تو اس کی تلاش مین نکلے تو وہ گائے بنی اسرائیل کے ایسے جوان کے پاس ملی جسکو پروردگار عالم نے خواب میں نبی ﷺ و علی علیہ السلام اور ان کے اولاد کی زیارت کرائی تو ان ذوات مقدسہ نے فرمایا کہ تم میرے ولی و دوست ہو اور ہمیں سب سے افضل مانتے ہو تو ہم تمہے اس کی بعض جزاء اسی دنیا میں دینا چاہتے ہیں، جب وہ لوگ تم سے گائے خریدنے کے لئے آئیں تو اپنی ماں سے پوچھے بغیر گائے نہ بیچنا کہ پروردگار انکو ایسی چیز کی تلقین کریگا کہ جس سے تم اور تمہاری اولاد مالدار ہو جاؤ گے تو وہ جوان خوش ہو گیا۔

اور جب وہ لوگ گائے خریدنے آئے اور پوچھا کہ گائے کی قیمت کیا ہے؟ تو اس جوان نے جواب دیا دو دینا ر اور اس کے بعد میرے ماں کو اختیار ہے تو ان لوگوں نے کہا کہ ایک دینار کی خریدیں گے تو اس جوان نے اپنی ماں سے دریافت کیا تو ماں نے جواب دیا کہ چار دینار تو جوان نے ان لوگوں سے کہا چار دینار تو ان لوگوں نے کہا دو دینار پھر اس نے اپنی ماں کو بتایا تو ماں نے

کہا آٹھ دینار یہاں تک کے اس کی ماں جتنا کہتی تھی اس کا آدھا وہ لوگ کہتے تھے، اور قیمت زیادہ ہوتی رہی یہاں تک کہ اس کی قیمت ایک بیل کے وزن کے برابر ہو گئی۔ پھر انھوں نے وہ گائے خریدی اور اسے ذبح کیا اور اس کے ایک حصہ کو لیا جو دم کا حصہ تھا کہ جس سے انسان پیدا ہوتا ہے اور جب دوبارہ زندہ کیا جائیگا تو وہیں سے خلقت ہو گی، تو انھوں نے اس حصہ کو مقتول سے مس کیا اور کہا اللھم بجاہ مُحَمَّد و آلہ الطیبین لما احییت ھذا المیت) خدایا تجھے محمد و آل محمد علیھم السلام کا واسطہ اس میت کو زندہ اور گویا کر دے تاکہ وہ قاتل کی نشان دہی کرے۔

تو وہ مقتول بالکل ٹھیک ٹھاک کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا کہ اے نبی خدا مجھے میرے ان دونوں چچازاد بھائیوں نے مجھ سے حسد کی وجہ سے چونکہ مجھے اپنی چچا کی بیٹی سے شادی کرنی تھی قتل کر دیا تھا اور اس محلہ میں میری لاش ڈال دی تاکہ ان سے دیت لیں۔

تو جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے ان دونوں کو قتل کر دیا، اور اس مقتول کے زندہ ہونے سے پہلے جب اس گائے کے ایک حصہ کو مقتول سے مس کیا گیا تو وہ زندہ نہیں ہوا، تو ان لوگوں نے کہا اے نبی خدا کہاں گیا خدا کا وعدہ جو آپ نے کیا تھا؟!

تو جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے کہا کہ میں نے سچا وعدہ کیا تھا باقی خدا کے اختیار میں ہے، تو پروردگار عالم نے وحی کی اے موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) میں وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا، لیکن پہلے اس جوان کو اس گائے کی قیمت جو ایک بیل کے وزن کے برابر دینار ہے دیدیں پھر میں اس مقتول کو زندہ کرونگا تو ان لوگوں نے پیسوں کو جمع کیا اور پروردگار عالم نے بیل کی کھال کو اور وسیع کر دیا تو جب اس کو وزن کیا گیا تو اس میں پانچ ملینپچاس لاکھ) دینار تھے۔

تو بنی اسرائیل کے بعض لوگوں نے اس مقتول کی موجودگی میں اس کے زندہ ہونے کے بعد کہا کہ نہیں معلوم زیادہ تعجب خیز اس کا زندہ ہونا اور اس کا کلام کرنا ھے، یا اس جوان کا اس طرح سے غنی و مالدار ہونا ہے۔

تو پروردگار عالم نے وحی کی اے موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ دنیا میں اس کی زندگی خوشگوار ہو اور جنت میں بلند مرتبہ حاصل ہو، اور محمد وآل محمد علیھم السلام کا رفیق ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہی کرے جو اس جوان کیا ہے، کہ اس نے محمد و آل محمد علیم السلام کا ذکر موسی ابن عمران علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) سے سنا تھا تو یہ ان پر صلوات پڑھتا تھا، اور ان کو تمامی مخلوقات جن و انس و ملائکہ سب سے افضل جانتا تھا، اس وجہ سے میں نے اس کو یہ مال عظیم عطاء کیا تاکہ بہترین زندگی بسر کرے، ھدیہ و تحفہ کے ذریعہ سے معزز ہو سکے اور اپنے دوستوں پر انفاق کر سکے۔

پھر جوان نے جناب موسی ع) سے پوچھا کہ ائے نبی خدا اس مال کی حفاظت کیسے کریں؟ اور اپنے دشمنوں سے کیسے محفوظ رہیں، اور حاسدین کے حسد سے کیسے بچیں؟

تو جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے کاد کہ اس کے لئے تمہیں محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھنا ہوگا جیسے پہلے پڑھتے تھے، اس لئے کہ جس ذات نے تم کو اس ذکر پر یقین کے ساتھ یہ رزق عطا کیا ہے، وہی ذات اسی یقین کے ذریعہ سے اسکی حفاظت بھی کریگی۔ پھر اس جوان نے صلوات پڑھی تو پھر کوئی بھی حاسد یا چور یا غاصب اسکو اذیت نہیں پہنچا سکا پروردگار عالم نے اسکو سب کے شر سے محفوظ رکھا یہاں تک کے اس پر نہ کوئی چاھتے ہوئے ظلم کر سکا اور نہ ناچاھتے ہوئے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جب جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے اس جوان سے صلوات کے لئے کا اور پروردگار اسکا محافظ ہوگیا تو پھر وہ مقتول کہ جو زندہ ہوا تھا، اس نے کہا پروردگارا تجھے محمد و آل محمد علیہم السلام کا واسطہ کہ مجھے زندگی عطا کر اس دنیا میں تا کہ میں اپنے چچا کی بیٹی کے ساتھ زندگی گذار سکوں اور حاسدوں کے شر سے محفوظ رہوں اور مجھے بھی رزق کثیر عطا کر۔

تو پروردگار عالم نے جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) پر وحی کی، اے موسی، اس جوان کی عمر قتل کے وقت ساٹھ سال بچی تھی اور میں نے اسکو محمد و آل محمد علیہم السلام کے توسل کی وجہ سے ستر سال کی زندگی اور عطا کی یعنی پورے ایک سو تیس سال بالکل صحیح و سالم اور تندرستی کے ساتھ اس دنیا میں زندہ رہے گا اور حلال دنیا سے استفادہ کریگا، اور اس کے اور اسکی زوجہ کے درمیان جدائی نہیں ہوگی، جب اسکی موت کا وقت ہوگا، تب اسکا بھی وقت اجل ہوگا اور دونوں ایک ساتھ اس دنیا سے رخصت ہونگے، اور ساتھ میں جنت میں داخل ہونگے، اور رزق جنت سے مستفیض ہونگے۔

اور موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) جسطرح سے اس جوان نے ہم سے توسل کیا اس عقیدہ کے ساتھ اگر اسی طرح سے یہ قاتل بھی توسل کرتے اسی عقیدہ کے ساتھ تو میں اسکو بھی حسد سے محفوظ رکھتا، اور اسکو بھی رزق ملک عظیم) عطاء کرتا، اور اگر ہم سے محمدوآل محمد علیہم السلام کے واسطہ سے دعاء کرتا توبہ کرنے کے بعد کہ میں اسکو ذلیل و خوار نہ کروں اس کے قتل کے سبب تو میں اسکو اس چیز سے محفوظ رکھتا، اور پھر وہ لوگ بھی یہ سوال نہ کرتے کہ اس شخص کا قاتل

کون ہے اور میں اس جوان کو دوسرے راستہ سے مالدار بناتا اور یہ مال کثیر عطا کرتا اور اگر یہ قاتل یہ سب کچھ ہو جانے کے بعد بھی مجھ سے محمد و آل محمد علیہم السلام کے واسطہ سے دعا کرتا، تو میں ان لوگوں کو سب بھلا دیتا کہ پھر اولیاء مقتول اسکے قصاس کو بھی معاف کر دیتے، اور کوئی بھی اس فعل کی وجہ سے اسکی مذمت نہ کرتا اور کسی کو بھی یہ واقعہ یاد نہ رہتا، لیکن یہ ایسا فضل و نعمت ہے کہ جسے میں چاہتا ہوں اسے عطاء کرتا ہوں اور جسے نہیں دینا چاہتا اسے نہیں دیتا کہ میں عزیز و حکیم ہوں۔

تو جب ان لوگوں نے گائے ذبح کر لی تو پروردگار نے کہا کہ ان لوگوں نے گائے ذبح کی جبکہ وہ ایسا نہیں کرنا چاہ رہے تھے۔ [3]

)چونکہ گائے کی قیمت بہت زیادہ تھی، اس لئے وہ ذبح نہیں کرنا چاہ رہے تھے، لیکن ان کی کٹ حجتی اور جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) پر تہمت نے انکو ایسا کرنے پر مجبور کیا۔

اور یہاں پر ایک راز اور ہے وہ یہ ہے کہ یہود نے جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) سے شکوہ کیا انکی طرف رجوع کیا اور کہا کہ یہ قبیلہ فقیری کی وجہ سے گدائی پر مجبور ہو گیا ہے اور ہم اپنی کٹ حجتیوں کی وجہ سے رزق قلیل اور کثیر سے محروم ہو گئے ہیں، ہمارے لئے دعاء کریئے کہ ہمارے رزق میں وسعت ہو۔تو جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے کہا کہ وائے ہو تم پر کہ کیسے تمہارے دل اندھے ہو گئے ہیں! تمہاری بصیرت کہاں ہے تم نے اس گائے والے جوان کی دعا نہیں سنا، اسکے بارے میں نہیں جانتے کہ پروردگار نے کیسے اسکو مالدار بنا دیا ؟کیا تم نے اس مقتول کی جو کہ زندہ کیا گیا تھا دعا کو نہیں سنا کہ جسکے ذریعہ سے طولانی عمر مل گئی اور اسکے تمام اعضاء جسم سالم رہے۔ جیسے ان دونوں نے دعاء کی تھی ویسے دعاء کیوں نہیں کرتے، جیسے انھوں نے توسل کیا تھا ویسے تم توسل کیوں نہیں کرتے کہ تم کو فاقہ سے نجات مل جائے اور فقیری و گدائی سے نجات پا جاؤ ؟

تو ان لوگوں نے کہا !خدایا ہم تیری طرف متوجہ ہیں، تیرے فضل پہ اعتماد کئے ہوئے ہیں کہ ہمیں فقر و فاقہ سے نجات دے، تجھے محمد، علی و فاطمہ و حسن و حسین علیہما السلام کا اور انکی ذریت طیبہ کا واسطہ، تو پروردگار عالم نے جناب موسی ع) پر وحی کی کہ ائے موسی انکے رؤساء سے کہو فلاں کے ویرانہ میں جائیں اور فلاں جگہ پر زمین تھوڑی سی کھودیں اور جو وہاں ہو اسے نکال لیں کہ وہ دس ملینایک کمروڑ) دینار ہیں،تا کہ جس جس نے بھی اس گائے کے لئے مال دیا تھا سبکو واپس مل جائے، تا کہ انکی حالت پہلے جیسی ہو جائے، پھر جو اس میں سے بچے جو کہ پانچ ملین دینار ہیں وہ جس نے جتنا دیا تھا اسی اعتبار سے اسکو دیا جائے تاکہ اسکا حصہ دوگنا ہو جائے اور یہ سب کا سب محمد و آل محمد علیہم السلام سے توسل کا نتیجہ ہے اور اس عقیدہ محمد و آل محمد علیہم السلام سب سے افضل ہیں) کا نتیجہ ہے ۔[4]میرا کہنا یہ ہے کہ جب جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) کے عصا کی صفت یہ ہے کہ وہ پتھر کو شگافتہ کر سکتا ہے، چشموں کو جاری کر سکتا ہے، اور رسّی اژدھوں میں بدل سکتی ہے اور اسکے علاوہ دوسرے معجزات، اور پتھر جناب صالح کے لئے شگافتہ ہو سکتا ہے اور اس سے ناقہ نکل سکتا ہے، تو جب اس عصا میں یہ تاثیر ہے، پتھر میں یہ اثر ہے گائے کی دم میں وہ اثر تھا، تو محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذکر کی کیا تاثیر ہوگی۔کہ محمد و آل محمد علیہم السلام کے اسماء مین بہت سے اسرار و راز ہیں اور یہ سارے کے سارے عالم ملکوت میں ہیں، جو کہ پروردگار عالم کی جانب سے عطاء ہوئے ہیں۔

1۔ بقرہ، ۶۷

2۔ بقرہ، ۶۷

3۔71 /بقرہ.

4۔ تفسیر منسوب امام عسکری ع)، ص ۲۸۱

پانچویں فصل

{جناب آدم و حوّا علیہما السلام کا نکاح}

جناب آدم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) و حوّاع) کا عقد نکاح کیسے ہوا ؟

ایک مخصوص صیغہ کی ضرورت ہوتی ہے عقد نکاح کیلئے اور اسی طرح سے مہر کا معین ہونا بھی ضروری ھوتا ہے تو جناب آدم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) کا مہر کیا تھا؟

تو اسکا جواب یہ ہے کہ وہی ذکر ملکوتی اللھم صل علی مُحَمَّد و آل مُحَمَّد) جناب آدم ع)کا مہر تھا۔ کہ صلوات کے ذریعہ سے جناب آدم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے جناب حواع) سے عقد کیا تھا، جب جناب آدم نے جناب حوا کی طرف جانا چاہا تو ملائکہ نے کہا اے آدم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) ٹھہرئیے تو جناب آدم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے کہا کہ کیوں! کیا حواء ہمارے لئے خلق نہیں ہوئیں ہیں ؟

تو فرشتوں نے کہا کہ اس کے لئے اذن پروردگار ضروری ہے، تو جناب آدم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے کہا کہ کیسے حاصل ہوگا اذن پروردگار۔ تو ملائکہ نے کہا کہ مہر کے ذریعہ سے، اگر آپ چاہتے ہیں کہ جناب حواء آپکی زوجہ ہو جائیں تو مہر معین کرنا ضروری ہے ، جناب آدم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے کہا کہ انکا مہر کیا ہے ؟ تو فرشتوں نے جواب دیا کہ پروردگار عالم کی جانب سے دعاء ربانی اور وہ ہے تین مرتبہ: اللھم صل علی مُحَمَّد و آل مُحَمَّد۔ [1] یعنی اس بشریت کی تخلیق و ابتداء اس ذکر صلوات پر تھی۔

صلوات بتراء

صلوات تبراء یعنی دم کٹی صلوات آدھی و ناقص صلوات) اس لئے نبی محمد ﷺ پر صلوات کے بعد آل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھنا ضروری ہے کہ صلوات پڑھنے والا ایسے کہے: اللھم صل علی مُحَمَّد وآل مُحَمَّد) اور فقط یہ اللھم صل علی مُحَمَّد) نہ کہے اسلئے کہ یہ صلوات بتراء دم کٹی یا ناقص) ہے جو کہ قابل قبول نہیں ہے اور پروردگار عالم سے دوری کی باعث ہے اور اس صلوات کی مذمت میں فریقین نے روایتیں نقل کی ہیں۔

سب سے پہلے شیعوں کی روایتیں نقل کرتے ہیں: کتاب وسائل میں سرکار دو عالم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی کہے صل اللہ علی محمد وآلہ) تو پروردگار کہتا ہے صل اللہ علیک) پس زیادہ سے زیادہ صلوات پڑھی جائے، لیکن اگر کسی نے میری آل پر صلوات نہیں پڑھا تو جنت کی خوشبو جو کہ پانچ سو سال کے فاصلہ سے بھی محسوس ہوگی، اس کو نصیب نہ ہوگی۔ [2]

اور جناب ابان ابن تغلب نے ایک روایت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ: جو مجھ پر صلوات پڑھے لیکن میری آل پر صلوات نہ پڑھے تو وہ جنت کی خوشبو محسوس نہیں کر سکتا، جو کہ پانچ سو سال کے فاصلہ سے بھی محسوس ہوگی۔ [3]

اور ایک حدیث میں ہیکہ سرکار دو عالم ﷺ نے مولائے کائنات علیہ السلام سے کہا کہ کیا آپ کو خوشخبری سنائیں؟

تو مولا نے جواب دیا کہ بیشک، میرے ماں باپ آپ پر فدا، آپ ہمیشہ خوشخبری دینے والے ہیں، تو سرکار ﷺ فرمایا کہ: ابھی جبرئیل نے مجھے بہت تعجب خیز خبر دی ہے، مولا نے کہا کہ کیا خبر دی ہے آپکو جبرئیل نے؟تو سرکار ﷺ نے فرمایا کہ مجھے خبر دی ہے کہ اگر میرا امتی مجھ پر اور میرے ساتھ ساتھ میری آل پر صلوات پڑھتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور فرشتے اس پر ستر صلوات پڑھتے ہیں، اور انکی صلوات کا مطلب یعنی گناہوں کا ختم ہونا ہے اور گناہ ایسے ختم ہوتے ہیں جیسے درختوں سے پتے جھڑتے ہیں، اور پروردگار کہتا ہے لبیک عبدی و سعیدک) اے فرشتوں تم اس پر ستر صلوات پڑھتے ہو اور میں سات سو صلوات پڑھتا ہوں لیکن اگر مجھ پر تو صلوات پڑھے لیکن میری آل پر صلوات نہ پڑھے تو اسکے اور آسمان کے درمیان ستر حجاب ہو جاتے ہیں اور آواز پروردگار آتی ہے لا لبیک و لا سعیدک) فرشتوں اسکی دعا کو اوپر مت لیجاؤ مگر یہ کہ یہ آل پر بھی صلوات پڑھے، تو جب تک وہ صلوات میں میری آل کو مجھ سے ملحق نہیں کرتا وہ مانع و حجاب باقی رہتا ہے۔ [4]

اور ایک روایت امام سجاد علیہ السلام سے ہے آپ نے اپنے بابا اور انھوں نے اپنے جد سے نقل کی ہے کہ اگر کوئی رسول خدا پر صلوات پڑھے اور ہمارے اوپر صلوات نہ پڑھے تو اسکی ملاقات پروردگار عالم سے اس حالت میں ہوگی کہ اس نے ناقص صلوات پڑھی اور حکم پروردگار کو ترک کیا۔ [5]

اور اب اس سلسلہ میں اہل سنت کی بعض روایتیں:

ابن حجر عسقلانی نے کتاب صواعق محرقہ میں صفحہ ۸۷ پر، سرکار دو عالم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا صلوات بتراءدم کٹی اور ناقص صلوات) تو لوگوں نے پوچھا کہ صلوات بتراء کیا ہے ؟ تو آپ نے فرمایا کہ اللہم صل علی محمد ﷺ کہہ کر خاموش ہو جائے بلکہ ایسے کہو۔ اللھم صل علی محمد وآل محمد)

اور اسی طرح سے سلمان قندوزی نے کتاب ینابیع المودۃ میں جلد ۷ صفحہ ۲۹۵ پر اور دیگر لوگوں نے بھی اس طرح کی روایتیں نقل کی ہیں۔ اور اس سلسلہ سے کتاب احقاق الحق کا مراجعہ کیا جا سکتا ہے جلد ۹ صفحہ ۶۳۶ اور فخر رازی نے اپنی تفسیر میں جلد ۷

صفحہ ۳۹۱ پر اس طرح سے لکھا ہے کہ آل پر دعا بہت ہی بڑا منصب ہے اور اسی وجہ سے اس دعاء و صلوات سے نماز میں تشہد مکمل ہوتا ہے یعنی تشہد صلوات پر تمام ہوتا ہے) اور وہ ہے اللھم صل علی محمد و آل محمد وارحم محمداً و آل محمد، اور یہ رتبہ و عظمت سوائے آل محمد علیہم السلام کے کس کو حاصل نہیں ہے اور یہ سب کا سب اسی چیز پر دلالت کرتا ہے کہ محبت آل واجب ہے، اور اس نے کہا کہ اہلبیت رسول علیہم السلام رسول ﷺ کے ساتھ پانچ چیزوں میں مساوی و شریک ہیں: صلوات میں، تشہد میں، سلام میں، صدقہ کی حرمت میں صدقہ سے طہارت) اور محبت میں۔

اور نیشاپوری نے اپنی تفسیر میں اس آیت کے ذیل میں (قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ) آل محمد علیہم السلام کے شرف کے لئے یہی کافی ہے کہ تشہد انکے ذکر پر تمام ہوتا ہے، اور ہر نماز ان پر صلوات سے مکمل ہوتی ہے۔

۲۔ توفیق الٰھی جناب شیخ انصاری رحمۃ اللہ علیہ کیلئے:

میں اس شخصیت کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہونکہ جو زہد و عبادت و علم میں بہت ہی عظیم شخصیت ہے اور وہ ہیں شیخ الفقہاء جناب مرتضی انصاریؒ کہ ان کے پاس جو علوم و فنون تھے وہ سب کے سب دو چیزوں کی وجہ سے تھے:

پہلا: مولائے کائنات علی علیہ السلام کی زیارت کی پابندی اور محمد و آل محمد علیہم السلام پر زیادہ سے زیادہ صلوات۔

دوسرا: ہر روز زیارت عاشورا کی پابندی چونکہ اسمیں دشمنان آل محمد علیہم السلام سے برائت ہے اور ان پر لعنت ہے۔

۳۔ نشست اولیاء سرکار دو عالم ﷺ پر:

اولیاء و انبیاء علیہم السلام جب جمع ہوتے ہیں تو انکے درمیان سب سے اہم ذکر جو ہوتا تھا وہ تھا اللھم صل علی محمد و آل محمد) صبح و شام، رات و دن۔ اور اسی وجہ سے سب کو مشکلات سے نجات ملی، چاہے وہ شکم ماھی میں ہو چاہے نار نمرود میں ہو، اور چاہے آری سے کٹنے سے ہو انکا توسل فقط و فقط یہ تھا خدایا محمد و آل محمد علیہم السلام کے واسطے سے ہمیں مشکلات سے نجات دے۔

(وَ كَذَالِكَ نُجِي الْمُؤْمِنِين) [6] ائمہ علیہم السلام کے ذریعہ سے یعنی اسی طرح سے مومنین کو نجات دیتے ہیں ائمہ علیہم السلام کے ذریعہ۔

۴۔ آل علی علیہ السلام کی تکبیریں:

ایک عارف کی بہت ہی تعجب خیز بات، کہتے ہینکہ جب انبیاء و مرسلین آپس میں مل کر تکبیر کہتے ہیں، تو ان سب کی تکبیر علی و آل علی علیہ السلام کی ایک تکبیر کے برابر ہوتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ بنی اسرائیل کے اسلاف کو نجات کیسے ملتی تھی مشکلات سے ، فرعون سے کیسے بچتے ، کون سی مناجات کرتے تھے ؟

جب بنی اسرائیل پر برا وقت آن پڑا تو جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) سے کہنے لگے کہ اس کی وجہ سے ہم لوگ قتل ہو رہے ہیں یا ذبح کئے جا رہے ہیں یا قید کئے جا رہے ہیں یا اسیر ، ہمیں اس مشکل سے نجات دلائیے ، تو حکم پروردگار آیا کہ سمندر کی طرف جاؤ جب وہ لوگ سمندر سے نزدیک ہوئے اور اس میں اترنا چاہا تو کہا کہ ہم سمندر کیسے پا کریں؟

تو انمیں سے ایک نے کہ جس کا نام کالب ابن یوحنا تھا ، جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) سے کہا کہ کس نے آپ سے کہا ہے کہ ھم لوگ سمندر میں اتر جائیں ، جناب موسیعلی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے کہا کہ میرے خدا نے حکم دیا ہے تو کالب نے کہا کہ کیسے اتریں ؟ تو جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے کہا کہ وحدانیت پروردگار کا اقرار کرو اور جو میرے بعد آئیں گے ان کا اقرار کرو کہ وہی اس کائنات کا راز ہیں ۔ تو کالب نے کہا کہ وہ راز کیا ہے؟

جناب موسی ع) نے کہا کہ کہو اللهم بجاه مُحَمَّد و آله الطيبين لما أعنتني بجواز البحر) کہ خدایا تجھے محمد و آل محمد علیھم السلام کا واسطہ کہ سمندر کو پار کرنے میں ہماری مدد کر ۔ جناب موسیعلی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے کہا کہ یہ ذکر نبی سے نبی اور اولی العزم سے اولی العزم تک منتقل ہوا ہے۔جب بھی ہم کسی مشکل میں گرفتار ہوتے تھے تو ذکر محمد و آل محمد علیھم السلام سے مدد لیتے تھے جو کہ سب سے افضل ہے ۔

اس طلسم ملکوتی کے ذریعہ سے پانی مٹی اور مٹی پانی ہوگئی، تو اس شخص نے کہا : اللهم بجاه مُحَمَّد وآل الطيبين الطاهرين، پھر پانی میں اترگیا اور گویا کہ وہ پانی پر چلنے لگا ، پھر وہ کبھی اس طرف اور کبھی اس طرف کودنے لگا تو جب ان لوگوں نے دیکھا تو مطمئن ہو گئے ۔ تب جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے کہا کہ اب سمندر کو پار کرو اور سب سے افضل و اشرف نبی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نام لو اور پار کر جاؤ۔

پھر ان لوگوں نے کہا کہ اگر پانی خشک نہیں ہوتا تو ھم پار نہیں کر سکتے ۔ تو جناب موسی ع) نے پروردگار سے پوچھا خوایا کیا کروں؟

تو آواز پروردگار آئی کہ سر اعظم جو کہ محمد ﷺ ہیں انکے ذریعہ سے دعا کرو۔ اور جیسے ہی جناب موسیعلی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے نبی اسلام ﷺ کا نام لیا پانی خشک ہوگیا۔ پھر ان لوگوں نے کہا کہ ہم بارہ قبیلے ہیں ، اور ہر قبیلہ کے لئے الگ الگ راستہ بنائے اسلئے کہ اگر سب کے لئے ایک ہی راستہ ہوگا تو مشکلات پیش آئیگی اس لئے کہ ہر قبیلہ آگے نکلنا چاہیگا کہ جس کے نتیجہ میں دین سے خارج ہو جائیگا۔ تو جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے سرکار دو عالم ﷺ کے ذریعہ سے دعاء کی تو بارہ راستے بن گئے ۔

جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے کہا کہ اب پار کرو تو انھوں نے کہا ہمارے لئے ایک سوراخ بنائیں تا کہ ہم ایک دوسرے کو دیکھ سکیں، اس لئے کہ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں کسی کو کوئی مشکل پیش نہ آجائے۔

پھر جناب موسیعلی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ سے دعاء کہ کہ سوراخ روشن دان) بن جائے، اور جب وہ بن گیا تو ان لوگوں نے سمندر پار کیا۔ اور جب وہ لوگ سمندر کے دوسری طرف پہنچ گئے، اور فرعون اپنے لشکر کے ساتھ داخل ہوا تو جیسے ہی اس کے لشکر کے پہلے آدمی نے نکلنا چاہا اور آخری آدمی داخل ہوا تو پروردگار عالم نے سمندر کو بند ہو جانے کا حکم دیایعنی پانی ہو جائے تو سمندر اپنی پہلی حالت پر پلٹ گیا اور سب کے سب بنی اسرائیل کے سامنے غرق ہو گئے، تو جناب موسیعلی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے ان لوگوں سے کہاکہ تم لوگ فقط و فقط محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ سے بچ گئے ہو۔

تو جب وہ نجات پا گئے اور سمندر کو پار کر گئے تو اب طے یہ تھا کہ وہ خدا کی عبادت کرینگے، جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے ان لوگوں سے کہا کہ میں پروردگار عالم سے کتاب لینے کے لئے جاونگا، اور ان سے کہا کہ تم میرا انتظار کرنا اور ایک مہینہ کے لئے جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) چلے گئے اور جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) کی غیبت چالیس دن تک کھینچی، یہاں تک کہ قوم بچھڑے کی عبادت کرنے لگی۔

تو جب جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) لوٹے اور انھوں نے دیکھا کہ یہ لوگ بچھڑے کی عبادت کر رہے ہیں، تو جناب موسیعلی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے اسکا سبب جاننا چاہا کہ یہ لوگ کیسے بچھڑے کی عبادت کرنے لگے، کیسے گمراہ ہو گئے جب کہ انھوں نے خدا کی نشانیوں کو دیکھا کہ سمندر میں راستہ بن گیا، یہ لوگ گذر گئے اور قوم فرعون انکے سامنے غرق ہو گئی، تو آواز پروردگار آئی کہ اے موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) یہ لوگ فقط و فقط اس وجہ سے ذلیل و خوار ہوئے کہ ہماری عبادت کو ترک کر دیا چونکہ انھوں نے محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھنے میں کوتاہی کی۔ اس میں درس و عبرت یہ ہے جیسا کہ امام عسکری علیہ السلام نے فرمایا کہ جب پروردگار عالم بچھڑا پرستوں کو محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھنے میں کوتاہی کے عوض ذلیل و خوار کر سکتا ہے تو تم کیوں نہیں ڈرتے محمد و آل محمد علیہم السلام کی دشمنی سے کہ جسکا نتیجہ سب سے بڑی ذلت و ناکامی ہے جبکہ تم آیات و نشانیوں اور دلیلوں کو دیکھ چکے ہو۔ [7]

جب بھی کسی نبی کا ذکر آئے تو پہلے محمد ﷺ پر صلوات پڑھے سوائے جناب ابراھیم علیہ السلام کے

اس سلسلہ میں روایات و احادیث موجاد ہیں کہ جن سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ جب بھی کسی نبی کا ذکر آئے سوائے جناب ابراھیم علیہ السلام کے تو پہلے محمد ﷺ پر صلوات پڑھے پھر اس نبی پر۔

جناب معاویہ ابن عمار سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں امام صادق علیہ السلام کے محضر میں بعض انبیاء کا ذکر کیا اور ان پر صلوات پڑھی تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جب بھی کسی نبی کا ذکر ہو تو پہلے محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھو ہر اس نبی پر۔ [8]

اور ایک روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ جب اپنے اصحاب کے ساتھ فرمایا کہ جب بھی تم انبیاء و اولین میں سے کسی کا ذکر کرو تو پہلے مجھ پر صلوات پڑھو پھر ان پر، سوائے میرے جد ابراھیم علیہ السلام کے، کہ جب انکا ذکر کرنا تو پہلے ان پر صلوات پڑھنا پھر مجھ پر۔ [9]

1۔ القطرہ، ج ۱، باب فضل الصلاۃ علی محمد و آل محمد

2۔ وسائل باب ۴۲ ، ابواب الصلاۃ علی محمد و آلہ، ح ۶

3۔ وسائل باب ۴۲ ، ابواب الصلاۃ علی محمد و آلہ، ح ۷

4۔ ثواب الاعمال و عقاب الاعمال، ص ۵۱

5۔ احقاق الحق، ج ۳، ص ۲۷۴

6۔ انبیاء، ۸۸

7۔ تفسیر منسوب امام عسکری ع) ۱۲۱، ۲۴۵

8۔ وسائل، باب ۴۳ ابواب الصلاۃ علی محمد و آلہ ح ۱

9۔ مجمع البحرین مادہ: شیع

ساتویں فصل

{انبیاء علیہم السلام کا محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ سے توسل}

انبیاء علیہم السلام محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ سے پروردگار سے توسل کرتے تھے اس کے لئے چند مثالیں پیش کرتے ھیں:

۱۔ ایک روایت ابن عباس سے ہے کہ کہتے ہیں کہ جب پروردگار عالم نے جناب آدم ع) کو خلق کیا تو جناب آدمعلی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) چھیکنے چھینک آئی) تو جناب آدم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے کہا ۔ الحمد للہ تو جواب پروردگار آیا ، یرحمک ربک تمہارا پروردگار تم پر رحمت نازل کرتا ہے) تو جناب آدم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے سوال کیا خدایا کیا تو نے مجھ سے افضل بھی کیس کو بنایا ہے ؟ آواز پروردگار آئی ہاں۔ اور اگر ان کو خلق نہ کرتا تو تمہیں بھی نہ بناتا۔جناب آدم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے کہا خدایا مجھے دکھا کہ وہ کون ہیں ۔تو پروردگار عالم نے فرشتوں کی طرف وحی کی کہ حجابوں کو اٹھائیں۔ جب حجاب بر طرف ہوئے تو جناب آدم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے عرش کے پاس پانچ نور دیکھا تو سوال کیا کہ خدایا یہ کون ہیں ؟

تو پروردگار نے کہا کہ اے آدم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) یہ میرا نبی محمد ﷺ ہے اور یہ علی امیر المومنین علیہ السلام ان کے وصی ۔ یہ فاطمہ سلام اللہ علیہا میرے نبی کی بیٹی، اور یہ حسن و حسین علیہما السلام میرے نبی کے نواسے و علی علیہ السلام کے بیٹے ہیں۔

پھر آواز پروردگار آئی کہ ائے آدم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) یہ تمہاری اولادہیں تو جناب آدم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) خوش ہو گئے اور جب جناب آدم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) سے ترک اولی ہوا تو جناب آدمعلی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے کہا: یا رب اسئلک بحق محمّد و علی و فاطمة والحسن والحسین علیهم السلام خدایا محمد و آل محمد علیہم السلام کا واسطہ کہ مجھے معاف کر دے ۔

تو پروردگار عالم نے معاف فرمایا، اور اسی چیز کو پروردگار عالم نے کہا ہے کہ (فتلقی آدم من ربه کلمات فتاب علیه انه هو التواب الرحیم))۔ [1]

2۔ جناب ابراھیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا تو جناب ابراھیم علیہ السلام نے محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ سے توسل کیا کہ آگ ٹھنڈی ہو جائے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا کہ جب جناب ابراھیم ع) کو آگ مین پھینکا گیا تو جناب ابراھیم علیہ السلام نے کہا (اللهم انی اسئلک بحق محمّد و آل مُحمّد لما نجیتنی منها)خدایا میں محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ سے تجھ سے سوال کرتا ھوں کہ مجھے اس مشکل سے نجات دے دے، تو وہ آگ ٹھنڈی ہو گئی)۔ [2]

۳۔ جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے سرکار دو عالم ﷺ کے ذریعہ سے توسل کیا:

سرکار دو عالم ﷺ نے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ جب جناب موسیعلی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے اپنا عصا پھینکا اور خوف محسوس کیا تو کہا: خدایا میں تجھ سے محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ سے سوال کرتا ہوں مجھے امان بخش تو آواز قدرت آئی قلنا لا تخف انک انت الاعلی) [3]ہم نے کہا کہ موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) ڈرو نہیں تم بہر حال غالب رہنے والے ہو۔

۴۔ جناب عیسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے ان کے ذریعہ سے توسل کیا جب یہود انکو قتل کرنا چاہ رہے تھے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جب یہود جناب عیسیعلی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) کو قتل کرنا چاہ رہے تھے تو جناب عیسیعلی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے ہمارے ذریعہ خدا سے نجات طلب کی، تو پروردگار عالم نے انھیں بچا لیا اور اوپر اٹھا لیا۔ [4]

۵۔ پروردگار عالم نے ہمارے لئے سفینہ نوح علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) میں عظیم نشانیاں اور عبرتیں رکھیں ہیں تاکہ ان کے ذریعہ محمد و آل محمد علیہم السلام کی عظمت و فضیلت پر استدلال کیا جا سکے۔

کوہ جودی جو کہ ارارات کے نام سے مشہور ہے اور وہ ارمنستان کا سب سے بلند پہاڑ ہے اور یہ ترکی و ایران و ارمنستان کے باڈر پر ہے وہاں پر جناب نوح علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) کے سفینہ کا کچھ حصہ ملا۔ اور ان لکڑی کے ٹکڑوں پر لکھا تھا کہ جناب نوح علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے اہلبیت علیہم السلام کے ذریعہ سے توسل کیا تھا۔

پروردگار عالم نے جناب نوح علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) کے سفینہ کے لئے کہا ہے (وَ لَقَد تَّرَكْنَاهَا ءَايَةً فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ) [5]اور ھم نے اسے ایک نشانی بنا کر چوڑ دیا ہے تو کیا کوئی ہے جو نصیحت حاصل کرے اور یہ بھی کہا (فَأَنجَيْنَاهُ وَ أَصْحَابَ السَّفِينَةِ وَ جَعَلْنَاهَا ءَايَةً لِّلْعَالَمِين) [6]پھر ہم نے نوح علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) کو اور انکے ساتھ کشتی والوں کو نجات دیدی اور اسے عالمین کے لئے ایک نشانی بنا دیا۔ اس کی تفصیل یوں ہے: دار المعارف اسلامیہ لاھور نے ایک کتاب نشر کی تھی جسکا نام الیا) تھا اور اس کی ایک بحث کا ترجمہ جو کہ اس عنوان سے تھا: وہ اسماء مبارکہ کہ جن سے جناب نوح علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے توسل کیا تھا۔ ایک رسالہ بنام جمعیۃ خیریہ اسلامیہ جو کہ کربلا مقدسہ سے شائع ہوتا ہے اس میں نشر کیا اور اس کے حوالہ سے بذرہ نجفیہ نے اپنے رسالہ نمبر دو اور تین میں جو کہ ماہ شوال و ذیقعدہ سن ۱۳۸۵ ھجری میں شائع ہوا اس میں نشر کیا۔

وہ اسماء مبارکہ کہ جن کے ذریعہ سے جناب نوحعلی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے توسل کیا تھا ماہ تموز سن ۱۹۵۱ میلادی میں جب علماء سوفیت کی بہترین ٹیم و گروہ کہ جسکا کام آثار قدیمہ کی جستجو و بررسی تھا، جب وہ تحقیق کی غرض سے وادی قاف) میں وارد ہوئے تو انھیں وہاں لکڑی کے کچھ ٹکڑے بکھرے ہوئے ملے جو کہ بہت پرانے اور خستہ حال تھے اور یہ وہ چیز تھی کہ جس نے ان کی تحقیق کو اور دلچسپ بنا دیا، انھیں اسی دوران اور بھی کچھ لکڑیاں ملیں کہ جن میں کچھ لکھا تھا جو زمین کے بہت اندر تھیں۔

اور اسی تحقیق میں ایک چوکور لکڑی ملی جو کہ چودہ لمبی اور دس چوڑی تھی، جسے دیکھ کر وہ لوگ بہت تعجب میں پڑ گئے، اس لئے کہ نہ تو وہ خراب ہوئی تھی اور نہ ہی اسکا رنگ بدلا تھا دوسری لکڑیوں کی طرح تھا۔

اور سن ۱۹۵۲ میلادی میں یہ تحقیق مکمل ہوئی تو معلوم ہوا کہ یہ لکڑی جناب نوح ع) کے کشتی کی تھی اور دوسری لکڑیاں بھی اسی سفینہ کی تھیں، اور اسمیں کچھ لکھا ہوا تھا جو کہ بہت ہی پرانی زبان میں تھا۔

اور سن ۱۹۵۳ سہ میلادی میں جبکہ اس کی کھدائی مکمل ہوگئی تو ملک سوفیتیہ نے ایک گروہ سات لوگوں پر مشتمل جو کہ زبان قدیمی میں مہارت رکھتے تھے مرتب کیا اور ان کے نام یہ ہیں:

۱۔ سولہ نوف: جو کہ موسکو میں یونیورسٹی میں زبان کے استاد ہیں۔

۲۔ ایفاھان خنیو: جو کہ چین کے ایک کالج لولوھان میں پرانی زبانوں کے استاد ہیں۔

۳۔ پیشاتن لو: آثار قدیمہ کے مدیر۔

۴۔ تانمول کورف: جو کہ کینفزو کے کالج میں زبان کے استاد ہیں۔

۵۔ دی راکن: جو کہ لینین کے اسکول میں آثار قدیمہ کے استاد تھے۔

۶۔ ایم احمد کولاد: جو اس سلسلہ کی تحقیق کے مدیر تھے۔

۷۔ میجر کولتوف: جو کہ ستالین یونیورسٹی کے مالک تھے۔

اور اس لکڑی پر لکھے حروف کی تحقیق کے بعد جو کہ آٹھ مہینہ جاری رہی۔ انھوں نے یہ طے کیا کہ یہ لکڑی کا ٹکڑا اسی لکڑی کا ہے جس سے جناب نوح علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) کی کشتی بنی تھی اور جناب نوح علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے اس لکڑی کو سفینہ کی حفاظت کے لئے رکھا تھا۔

اور اس لکڑی پر سامانی زبان میں کچھ لکھا تھا کہ جسکو برطانیہ کے ایک دانشور نے جسکا نام اف ماکس تھا جو کہ مانجستر کی یونیورسٹی میں زبان کے استاد تھے انھوں نے انگلش میں ترجمہ کیا، اور عربی میں اسکا مطلب ہوا:

یاِ إلهی و یا معینی برحمتک و کرمک ساعدني و لاجل هذه النفوس المقدسة مُحَمَّد ، إیلیا، شبر، شبیر، فاطمة الذین هم جمیعهم عظماء و مکرمون العالم قائم لاجلهم ساعدني لاجل اسمائهم انت فقط تستطیع ان توجهني نحو الطریق المستقیم)

اے میرے پروردگار ومددگار میری مدد کر تجھے ان ذوات مقدسہ، محمد و ایلیا و شبر و شبیر و فاطمہ علیہم السلام کا واسطہ کہ جن کے سبب یہ دنیا قائم ہے اور یہ تیرے باعظمت بندے ہیں، خدایا تجھے انکا واسطہ کہ میری مدد کر فقط تو ہی راہ مستقیم کی طرف ہدایت کر سکتا ہے۔

اور آپ سے یہ مخفی نہ رہ جائے کہ ایلیا و شبر وشبیر سامانی زبان میں ہے جسکا معنی عربی میں علی و حسن و حسین علیہم السلام) ہے۔

اور وہ سارے دانشور بہت ہی تعجب میں پڑ گئے چونکہ جناب نوح علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) نے ان اسماء کے ذریعہ سے توسل کیا تھا۔ اور سب سے اہم چیز جس نے انھیں تعجب میں ڈال دیا وہ یہ تھی کہ اتنے زمانے گذرنے کے بعد بھی یہ لکڑی خراب نہیں ہوئی ۔

1۔ تفسیر برھان ج ۱ ص ۸۹ ۔ بحارالانوار ج ۲۶ ص ۳۲۵

2۔ تفسیر برھان، ج ۱ ص ۳۱۹

3۔ تفسیر برھان، ج ۱ ص ۳۱۹

4۔ بحارالانوار ج ۶۶ ص ۳۲۵

5۔ قمر، ۱۵

6۔ عنکبوت، ۱۵

آٹھویں فصل

{محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ سے اہل کتاب کا

استغاثہ}

جس طرح سے بعد از اسلام لوگوں نے اہلبیت عصمت و اطہار علیہم السلام کے ذریعہ سے بارگاہ خداوندی میں استغاثہ کیا تھا اسی طرح سے قبل از اسلام بھی امتوں نے ان کے ذریعہ سے استغاثہ کیا تھا۔ جب بھی کسی مصیبت میں بتلاء ہوئے انکو یاد کیا، سوال یہ ہے کہ ان شریعتوں میں کیسے استغاثہ کیا جاتا تھا؟ اس کی لفظیں کیا ہوتی تھیں؟

قرآن کریم میں ہے (وَ لَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَ كَانُواْ مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُواْ فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُواْ كَفَرُواْ بِهِ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَٰفِرِينَ)[1] اور اب جو کتاب اللہ سبحانہ تعالی کی طرف سے ان کے پاس آئی ہے، اس کے ساتھ ان کا کیا برتاؤ تھا؟ باوجود یہ کہ وہ اس کتاب کی تصدیق کرتی ہے جو ان کے پاس پہلے سے تھی، باوجود یہ کہ اس کی آمد سے پہلے وہ خود کفار کے مقابلے میں فتح و نصرت کی دعائیں مانگا کرتے تھے، مگر جب وہ چیز آگئی، جسے پہچان بھی گئے تو انھوں نے اسے ماننے سے انکار کر دیا، خدا کی لعنت ہو کافروں پر، تو سوال یہ ہے کہ وہ کفار کے مقابلے میں کیسے فتح و نصرت کی دعائیں مانگتے تھے؟ یہود قبل از اسلام سختیاں اور امتحانات میں بتلاء ہوئے ہیں، اور قرآن اس چیز کو بیان بھی کرتا ہے۔

اور ایک روایت امام عسکری علیہ السلام سے ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک قبیلہ یہود کا جناب موسیعلی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) کے زمانے میں اور ان کے بعد بھی بہت سے حملوں کا شکار ہوا، جیسے کہ ایک قبیلہ جو جزیزہ عربیہ میں رہتا تھا اور ان پر دو قبیلہ بنام اسد و عطفان بہت ہی سخت حملے کرتے تھے کہ انھوں نے یہود کو مٹا دینے کی ٹھان لی تھی اور تین ہزار کے لشکر کے ساتھ چڑھائی کر دی اور ان یہود کی تعداد تین سو تھی جب ان دو قبیلوں نے یہود پر حملہ کیا اور ان کا محاصرہ کر لیا تو عنقریب تھا کہ یہود ختم ہو جاتے تو ان کے بزرگ حضرات آپس میں مشورہ کرنے لگے کہ اب یہ قبیلے انھیں برباد کر دینگے تو انھوں نے کتابوں میں تلاش کرنا شروع کر دیا کہ جب جناب موسی علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) کے زمانے میں جب ان کے آباء و اجداد مشکلات کا شکار ہوتے تھے تو وہ کیسے استغاثہ کرتے تھے، کیسے نجات حاصل کرتے تھے، آخر میں اس نتیجہ پر پہنچے کہ وہ لوگ اس ذکر سے استغاثہ کرتے تھے اللھم بجاہ مُحَمَّد وآلہ الطیبین الطاھرین صل علیھم اجمعین، نسالکم کشف الغمہ عنا) تو پروردگار ان کی مشکلات کو برطرف کر دیتا تھا۔

تو سارے یہود اس استغاثہ کے ذریعہ سے ان دونوں قبیلوں سے مقابلے کے لئے آمادہ ہو گئے ، اور انھوں نے پروردگار عالم کی بارگاہ میں ایسے استغاثہ کیا اللهم بجاه محمد و آله الميامين إلا ما كشفت عنا هذه الظلمة) تو جیسے ہی انھوں نے ایسے دعاء کی تو ان میں سے ہر آدمی کو سو مرد کی قوت مل گئی کہ ان کی عدد تین سو تھی اب بہت زیادہ ہو گئی ۔ (إِن يَكُن مِّنكُمْ عِشْرُونَ صَبِرُونَ يَغْلِبُواْ مِائَتَين) ۔ [2] اگر تم میں سے بیس آدمی صابر ہوں تو وہ دو سو پر غالب آئیں گے ۔) صبر و استقامت و ذکر محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ سے ۔

تو ان لوگوں نے تین ہزار کے لشکر کا مقابلہ کیا اور آخر میں بہت سخت جنگ کے بعد ناکامی ان دونوں قبیلوں کو ملی جنکی تعداد بہت زیادہ تھی ۔ پھر ان دونوں قبیلوں نے فکر کیا کہ آخر کیسے اتنے سخت حملہ کے بعد تین سو لوگ تین ہزار پر غالب آ گئے ، پھر انھوں نے آپس میں غور و فکر کی اور سب کے سب متحد ہو گئے یہاں تک کہ ان کی تعداد تیس ہزار جنگجو تک پہنچ گئی اور انھوں نے مل کر یہود پر حملہ کا ارادہ کر لیا اور دوبارہ ان کا محاصرہ کر لیا ، یہود نے جب اس تعداد کو دیکھا تو سوچا کیا کریں ؟ تو ان کے بعض بزرگوں نے کہا کہ وہ خدا کہ جس نے تم کو نجات دی جب تم تین سو تھے اور وہ تین ہزار تو وہی خدا قادر ہے کہ تم کو پھر ان کے مقابلے میں نجات دیدے ، جس نے تمکو اس وقت کامیابی عطاء کی وہی اس وقت بھی کامرانی عطاء کریگا ، پس محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ سے استغاثہ کرو کہ اس کے علاوہ کوئی اور چارہ کار نہیں ہے کہ اس شئی کے ذریعہ سے تمہیں نجات ملیگی اور اگر اس سے نجات نہ ملے تو پھر کوئی چیز بھی کام آنے والی نہیں ہے اس لئے کہ ہر شئی ان کے ذریعہ سے شروع ہوتی ہے اور انہی پر ختم ہو گی ۔ (و عنده مفاتيح الغيب لا يعلمها الا هو)) [3] اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں کہ جنھیں اس کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا ۔

سوال کیا گیا یہاں پر مفاتیح الغیب سے کیا مراد ہے ؟ تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ اہل بیت علیہم السلام تو انھوں نے استغاثہ کیا تو سخت گرمی میں بارش ہو گئی جس کی وجہ سے دشمن پریشان ہو گئے ، اور یہود بہت ہی اچھی حالات میں تھے ۔ میں یہ کہونگا کہ یہ محمد و آل محمد علیہم السلام کی صفت رحمانی ہے کہ بارش یہود کے لئے رحمت بن گئی چونکہ ان کے پاس پانی نہیں تھا اس لئے کہ دشمن نے انکا محاصرہ کر لیا تھا اور ساری چیزوں کو روک لیا تھا ، نہروں کو بند کر دیا تھا تو بارش دو قسم کی ہو گئی ایک قسم دشمنوں کے لئے عذاب اور دوسری یہود کے لئے رحمت بن گئی جو کہ محمد و آل محمد ع) کی برکت کا نتیجہ ہے پھر جب یہود پانی کی مشکل سے باہر نکل آئے تو کہنے لگے کے کھانے کی مشکل سے کیسے نجات حاصل کریں تو انھوں نے کہا کہ کوئی چارہ نہیں ہے تو ان کے بزرگوں نے کہا کہ محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ سے استغاثہ کرو کہ پروردگار نے انھی سے استغاثہ کے سبب تمہیں تین سو اور پھر تین ہزار پر فتح عطا کی تو ان لوگوں نے محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ سے توسل کیا کہ خدایا جیسے ہمیں سیراب کیا ہے ویسے ہی غذا کا انتظام کر دے اتنا کہنا تھا کہ دشمن کے اوپر نیند طاری ہو گئی اور وہ سو گئے ، اور ان کے گھوڑے ، گدھے ، اونٹ جو کہ گندم و

چاول سے پر تھے انکا ایک بڑا حصہ یہود کی طرف آگیا اور انھیں خبر بھی نہیں ہوئی ، اور محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ سے استغاثہ کرنے والوں تک پہنچ گیا ، جب صبح ہوئی تو دشمن نے کہا کہ اب ان بھوکے یہود پر حملہ کرینگے اور بہت ہی آسانی سے یہ مار دیئے جائینگے ، جب نکلنا چاہا تو اپنے مال و متاع کو دیکھا اور یہود جنگ کے منتظر تھے یہان تک کہ بہت ہی سخت جنگ ہوئی کہ جسمیں کامیابی یہود کو ملی کہ اس تین سو نے تین ہزار پر حملہ کیا کہ ان میں کا ہر ایک یا محمد ﷺ یا علی علیہ السلام کہہ کر حملہ کرتا تھا ، یہاں تک کے انھوں نے اپنی آبائی زمین کو نکال پھینکا ، تو یہ تھی نصرت خدا۔

سرکار دو عالم ﷺ نے محمد ﷺ کے ذکر کے ذریعہ سے یہود کی کامیابی مشرکین پر، اس کے سلسلہ سے کہا اے امت محمد وآل محمد علیہم السلام کو مصیبت و پریشانی کے وقت یاد کرو تا کہ ہم تمہارے فرشتوں کی مدد کریں شیاطین کے مقابلہ ، تم میں سے ہر ایک کے ساتھ دو فرشتے ہیں ایک دوئیں طرف کہ جو نیکیاں لکھتا ہے اور ایک بائیں طرف کہ جو برائیاں و گناہوں کو لکھتا ہے اور اسی طرح سے ابلیس کی جانب سے دو شیطان بھی ہوتے ہیں جنکا کام اس کو گمراہ کرنا ہوتا ہے ۔

تو جب شیطان وسوسہ پیدا کرتا ہے اور جیسے ہی بندہ خدا کا ذکر کرتا ہے ۔ لا حول و لا قوة إلا بالله العلي العظيم) اور محمد و آلہ محمد علیہم السلام پر صلوات پڑھتا ہے تو شیطان اس سے دور ہو جاتے ہیں اور ختم ہو جاتے ہیں ۔

تو اس واقعہ میں عبرت یہ ہے کہ تم لوگ کیسے مدد مانگتے ہو ؟ کہ وہ لوگ فتح و نصرت حاصل کرتے تھے ، ذکر محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ سے ، اور یہ ذکر تمہارے پاس ہے (فلما جاءهم ما عرفوا) یعنی جس شئ سے نصرت ملتی تھی اسے جان گئے تو اس کا انکار کر دیا سرکار دو عالم ﷺ کی رسالت کے بعد ، تو خدا کی لعنت ہو ظالمین پر جو حق کی معرفت کے بعد اس کا انکار کرتے ہیں ۔ [4]

پس یہ بہت ہی عظیم عبرت ہے کہ جس سے ہمیں استفادہ کرنا چاہئیے ، گروہ و قبیلہ چاہے کتنا ہی منکر کیوں نہ ہو ، جب انھوں نے محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ سے استغاثہ کیا تو پروردگار عالم نے ان کی بھی مشکلات کو آسان کر دیا ، اور یہ سب کا سب محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات کی وجہ سے ہے ۔

1۔ بقرہ ، ۸۹

2۔ انفال ، ۶۵

3۔ انعام ، ۵۹

4۔ تفسیر منسوب امام عسکری ع) ۳۹۴۔ ۴۰۱ ، ۲۶۹۔ ۲۷۱

{خاتمہ}

اولا: ایک قصہ نقل کرتے ہیں بطور تبرک، بعض علماء نے نقل کیا ہے، کہتے ہیں کہ ہم کشتی میں سوار تھے اور موسم خراب ہوا اور ایسا لگ رہا تھا کہ کشتی ڈوب جائیگی، یہاں تک کہ ہم لوگ زندگی اور نجات سے مایوس ہو گئے تھے کہ میری آنکھ لگ گئی اور میں اپنی جگہ پر تھا کہ اچانک مجھے آنکھ میں حرارت محسوس ہوئی دیکھا کہ سرکار عالم ﷺ ہیں کہہ رہے ہیں کہ ان لوگوں سے کہو کہ مجھ پر اور میری آل پر ہزار مرتبہ صلوات پڑھیں تو میں بیدار ہو گیا اور ان لوگوں کو خواب سے باخبر کیا تو ہم لوگ ایسے صلوات پڑھنے لگے ۔اللھم صل علی سیدنا مُحَمَّد و آله، صلاة تنجینا به من جمیع الاھوال و الآفات، و تطھرنا به من جمیع السئیات و ترفعنا به عندک الدرجات ، و تبلغنا به اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیاة و بعد الصمات)

خدایا محمد و آل محمد علیھم السلام پر ایسی صلوات بھیج کہ جس کے ذریعہ سے ہمیں ہر آفت و بلاء سے نجات مل جائے، اور ہر برائی اور گناہ سے پاک ہو جائیں، ہمارے درجات کو بلند کر دے، اور اس صلوات کے ذریعہ سے توفیق دے کہ ہم تمام اعمال صالحہ کو باخوبی انجام دے سکیں۔

ابھی تین سو کی عدد بھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ ہوا رک گئی، موجیں ٹھہر گئیں۔ راستہ مل گیا اور ہم شام پہنچ گئے۔تو ہم سب نے خدا کا شکر ادا کیا اور محمد و آل محمد علیھم السلام پر صلوات پڑھا۔ [1]

ثانیا: صلوات دعاؤں میں:

ا۔ ایک دعا امام صادق علیہ السلام ہے کہ جس کا مضمون بہت ہی عالی ہے، آپ فرماتے ہیں، خدایا ذات محمد ﷺ جیسا کہ تو نے کہا ہے (لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيم) [2] دیکھو! تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا جو خود تم ہی میں سے ہے، تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر شاق ہے، تمہاری فلاح کا حریص ہے، ایمان لانے والوں کے لئے وہ شفیق و رحیم ہے، میں گواہی دیتا ھوں کہ سرکار دو عالم ﷺ ایسے ہی

ہیں اور تو نے خود اور تیرے فرشتوں نے صلوات پڑھی ہے تب تو نے ہمیں صلوات بھیجنے کا حکم اس طرح دیا ہے إِنَّ اللَّهَ وَ مَلَئكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلىَ النَّبىِ يَأَيهُّا الَّذِينَ ءَامَنُواْ صَلُّواْ عَلَيْهِ وَ سَلِّمُواْ تَسْلِيمًا) اور خدایا تیری صلوات کے بعد کسی کی بھی صلوات کی ضرورت نہیں ہے۔

مگر یہ کہ صلوات خود صلوات پڑھنے والے کے لئے نفع بخش ہے، لہذا مخلوقات کے لئے ضروری ہے کہ وہ صلوات پڑھیں، اس لئے کہ محمد و آل محمد علیھم السلام وہ دوازدہ ہیں کہ جس سے آنے کا تو نے حکم دیا ہے۔

پس صلوات ہماری احتیاج و ضرورت ہے نہ کی محمد و آل محمد علیھم السلام کی۔

۲۔ مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کی دعاء سرکار دو عالم ﷺ کے سلسلہ سے :

ساری تعریفیں عالمین کے پروردگار کے لئے ہیں، اور خدا کی پاکیزہ صلوات حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ﷺ پر جو کہ منتخب بارگاہ خداوندی ھیں اور تمامی امور کو بنحو احسن انجام دینے والے ہیں۔

خدایا تو محمد ﷺ کو اپنے شائستہ ذکر اور حوض کوثر سے مخصوص فرما، خدایا محمد ﷺ کو وسیلہ و مقام بلندتر عطا فرما، خدا تو محمد ﷺ کو اپنے برگذیدہ بندوں کے درمیان محبت اور سب سے بلند و بالا درجہ عطا فرما، نعمتوں میں سے وسیع ترین نعمت، عطا میں سب سے افضل عطا، امور میں سب سے زیادہ آسانی ، اور نصیبوں میں سب سے اچھا نصیب عطا فرما، یہاں تک کہ کوئی مخلوق بھی تجھ سے بنی ﷺ سے قریب تر نہ ہو، تیرے نزدیک کسی کا بھی ذکر ان سے بلند نہ ہو، اور کسی کا درجہ بھی ان سے بلند نہ ہو، تیرے نزدیک ان سے زیادہ کسی کا حق عظیم نہ ہو، اور کسی کا بھی وسیلہ ان سے ان سے زیادہ تجھ سے قریب تر نہ ہو، وہ نبی ﷺ خیر کے امام و رہبر اور لوگوں کو خیر کی طرف دعوت دینے والے ، اور تیرے تمام بندگان اور شھروں کے لئے برکت اور عالمین کے لئے رحمت تھے ، خدایا ہمیں محمد و آل محمد علیہم السلام کے ساتھ اعلی اور ارفع زندگی میں کہ تیرا درود و سلام ہو ان پر) نعمتوں میں ، خوشگواری میں ، لذات میں فضیلت و اطمئنان میں کرامت و خنکی چشم میں اور ایسی خوشحالی و نعمت کہ جسکے مثل دنیا میں خوشحالی و نعمت نہ ہو، جمع فرما ہم گواہی دیتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حق رسالت ادا کیا، اسے پہنچا دیا، امانت ادا کر دیا، امت کے لئے خیر خواہی کی ، اس امت کے لئے کوششیں کیں، تیری راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ اس دنیا سے گذر گئے، پس خدایا تو صلوات بھیج محمد و آل محمد علیہم السلام پر، خدایا اے پروردگار شہر محترم مکہ، اے رب رکن و مقام، اے رب مشعر الحرام و رب حل و حرم، روح محمد ﷺ تک ہمارا اسلام پہنچا، خدایا تو اپنے ملائکہ مقربین انبیاء و مرسلین پر صلوات [3]

بھیج، خدایا فرشتہ کرام الکاتبین اور تو اپنے اطاعت گذار مؤمن بندوں پر صلوات بھیج۔

۳۔ مولائے کائنات علی علیہ السلام کے خطبہ کا ایک حصہ جس میں لوگوں کو صلوات کی تعلیم دی گئی ہے اور صفات خدا و رسول ﷺ کا ذکر کیا گیا ہے۔

اے خدا! اے فرش زمین کے بچھانے والے اور بلند ترین آسمانوں کو روکنے والے اور دلوں کو انکی نیک بخت یا بد بخت فطرتوں پر پیدا کرنے والے اپنی پاکیزہ ترین اور مسلسل بڑھنے والے برکات کو اپنے بندہ رسول ﷺ حضرت محمد ﷺ پر قرار دے ، جو سابق نعمتوں کے ختم کرنے والے ، دل و دماغ کے بند دروازوں کو کھولنے والے ، حق کے ذریعہ حق کا علان کرنے والے ، باطل کے جوش و خروش کو دفع کرنے والے گمراھیوں کے حملوں کا سر کچلنے والے تھے جو بار جس طرح ان کے حوالے کیا گیا انھوں نے اٹھا لیا ، تیرے امر کے ساتھ قیام کیا ، تیری مرضی کی راہ میں تیز قدم بڑھاتے رہے ، نہ آگے بڑھنے سے انکار کیا نہ ان کے ارادوں میں کمزوری آئی ، تیری وحی کو محفوظ کیا ، تیرے عھد کی حفاظت کی ، تیرے حکم کے نفاذ کی راہ میں بڑھتے رہے ، یہاں تک کہ

روشنی کی جستجو کرنے والوں کے لئے آگ روشن کردی اور گمراہ کردہ راہ کے لئے راستہ واضح کردیا، ان کے ذریعہ سے دلوں نے فتنوں اور گناہوں میں غرق ہونے کے بعد بھی ہدایت پالی، اور انھوں نے راستہ دکھانے والے نشانات اور واضح احکام قائم کر دئے، وہ تیرے امانتدار بندہ، تیرے پوشیدہ علوم کے خزانہ دار، روز قیامت تیرے گواہ حق کے ساتھ بھیجے ہوئے اور مخلوقات کی طرف تیرے نمائندہ تھے۔

خدایا ان کے لئے اپنے سایۂ رحمت میں وسیع ترین منزل قرار دیدے، اور ان کے خیر کو ان کے فضل سے دگنا وچوگنا کردے ،خدایا انکی عمارت کو تمام عمارتوں سے بلند تر اور ان کی منزل کو اپنے پاس بزرگتر بنادے۔ ان کے نور کی تکمیل فرما اور اپنی رسالت کے صلہ میں انھیں مقبول شہادت اور پسندیدہ اقوال کا انعام عنایت کرکہ انکی گفتگو ہمیشہ عادلانہ اور انکا فیصلہ ہمیشہ حق و باطل کے درمیان حد فاصل رہا ہے۔

خدایا ہمیں ان کے ساتھ خوشگوار زندگی، نعمات کی منزل، خواہشات و لذات کی تکمیل کے مرکز، آرائش و طمانیئت کے مقام اور کرامت و شرافت کے تحفوں کی منزل پر جمع کردے۔ [4]

۴۔ جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے منسوب دعا صلوات کے سلسلہ سے:

خدایا محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیج، اور محمد وآل محمد علیہم السلام پر برکت نازل کر، اور محمد وآل محمد علیہم السلام پر رحمت نازل کر۔

خدایا محمد ﷺ کو وسیلہ فضل و فضیلت عطاء کر، مقام رفیع عطا فرما اور انکو اتنا عطا کر وہ راضی ہو جائیں، اور ان کے راضی ہو جانے کے بعد بھی انھیں عطاء کر کہ جسکا تو اہل ہے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

خدایا جیسے تو نے ہمیں صلوات بھیجنے کا حکم دیا ہے ویسے ہی محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیج، خدایا جیسے ہمارے لئے سزاوار ہے کہ ہم صلوات بھیجیں تو بھی محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیج، خدایا تو نے جو صلوات بھیجی ہے اس کے ہر ہر حرف کے عوض محمدوآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیج، خدا جنھوں نے صلوات بھیجی اور جنھوں نے صلوات نہیں بھیجی ان سب کی تعداد کے برابر محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیج، خدایا صلوات بھیجنے والے اور نہ بھیجنے والے کے ہر بال ہر لفظ ہر لحظہ اور ہر سانس ہر صفت اور ہر جنبش کے برابر صلوات بھیج، اور ان کے ہر گھنٹہ، منٹ، سکنڈ، جنبش، حقیقت و صفات و روز و مہینہ و سال ان کے بال و کھال اور ان کے ذرہ برابر عمل جو کر چکے ہیں یا کریں گے، یا وہ عمل جو ان تک پہنچا ہو یا جس کے بارہ میں انھیں گمان ہوا ہو قیامت تک کے لئے اور اس سے کہیں زیادہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیج اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔ [5]

۵۔امام جعفر صادق علیہ السلام کی دعا صلوات کے سلسلہ سے :

امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو محمد و آل محمد علیہم السلام کو صلوات کے ذریعہ سے خوش کرنا چاہتا ہے تو ایسے کہے اللھم صل علی مُحَمَّد و آل مُحَمَّد فی الاولین و صل علی مُحَمَّد و آل مُحَمَّد فی آخرین و صل علی مُحَمَّد و آل مُحَمَّد فی الملاء الاعلی و صل علی مُحَمَّد و آل مُحَمَّد فی المرسلین...)

خدایا محمد و آل محمد علیہم السلام پر اولین و آخرین و ملاء اعلی و مرسلین میں صلوات بھیج ، خدا محمد ﷺ کو وسیلہ عطاء فرما ، شرف و فضیلت و بلند مقام عطاء کر ، خدا میں محمد ﷺ پر اس حالت میں ایمان لایا ہوں کہ میں نے انھیں دیکھا نہیں ہے ۔ تو خدایا قیامت کے دن مجھے ان کے دیدار سے محروم نہ کرنا ، اور ان کی صحبت عطاء فرما اور ان کی ملت پر موت دے اور حوض کوثر سے ایسے سیراب کر کہ پھر جس کے بعد کبھی پیاس کا احساس نہ ہو ، خدایا تو ہر شئ پر قادر ہے ، خدایا جیسے میں انھیں بغیر دیکھے ان پر ایمان لایا ہوں ویسے جنت میں مجھے ان کی زیارت کا شرف عطاء فرما۔ خدایا محمد ﷺ کو میری طرف سے سلام و درود کثیر ایصال فرما۔ [6]

اور روایت کی گئی ہے کہ اگر کوئی اس صلوات کو صبح میں تین مرتبہ اور تین مرتبہ آخر نہار پڑھتا ہے تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ، خوشیاں دائمی ہو جاتی ہیں ، دعائیں قبول ہوتی ہیں ، رزق وسیع ہو جاتا ہے ، دشمن سے محفوظ ہو جاتا ہے ، اور جنت مین محمد ﷺ کا رفیق ہوگا ۔ [7]

۶۔ جناب حریز سے ایک روایت ہے ، کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ پر فدا ہوں جاؤں یہ بتائیں کہ محمد ﷺ پر صلوات کیسے بھیجی جائے تو امام علیہ السلام نے فرمایا ۔ کہو : اللھم صل علی مُحَمَّد و اھل بیته الذین اذھب الله عنھم الرجس و طھرھم تطھیرا۔ حریز کہتے ہیں تو میں نے دل میں کہا : اللھم صل علی محمد و اھل بیته۔ تو امام علیہ السلام نے کہا ایسے نہیں کہا تم سے تو امام علیہ السلام نے مجھ سے کہا اے حریز تم تو حافظ ھو ایسے کہو : اللھم صل علی مُحَمَّد و اھل بیته الذین اذھب الله عنھم الرجس و طھرھم تطھیرا ۔ تو جیسے امام علیہ السلام نے کہا ویسے میں نے کہا ۔ پھر امام علیہ السلام نے کہا کہو : اللھم صل علی مُحَمَّد و اھل بیته الذین الھمتھم علمک و استحفظتھم کتابک واسترعیتھم عبادک ، اللھم صل علی مُحَمَّد و اھل بیته الذین امرت بطاعتھم و اجبت حبھم و مودتھم، اللھم صل علی مُحَمَّد و اھل بیته الذین جعلتھم ولاۃ امرک بعد نبیک ﷺ ۔ [8]

آخر میں پھر ایک بار کہوں گا کہ میری یہ کتاب اختصار پر مبنی ہے ورنہ محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات کے سلسلہ سے بہت سی حدیثیں ہیں جس کے لئے بہت مفصل کتابوں کی ضرورت ہوتی ہے ، اس لئے کہ صلوات میں ایسے خزانے ہیں جنکو سوائے پروردگار کے کوئی اور نہیں جانتا ، اور میں پروردگار رب العزت و رحیم و کریم و رؤوف سے دعاء کرتا ہوں کہ

میرے اس عمل کو قبول فرمائے اور سرکار ﷺ کو مجھ سے راضی فرمائے اور اس کے ذریعہ سے مجھے اور میرے والدین کو اور اس کتاب کو عین رضا و قبول سے دیکھنے والوں کو اسی دنیا میں اور قیامت کے دن نفع پہنچائے۔
اور محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ سے ہماری عاقبت بخیر کر، گناہ کو معاف فرما۔ الہی آمین)

1۔ خزینۃ الجواہر ۵۸۸

2۔ توبہ، ۱۲۸

3۔ تھذیب اللحکام ۸۲،۷۳ ، صحیفہ علویہ ص ۸۷

4۔ نہج البلاغہ ج ۱ ص ۱۷۲

5۔ بحار الانوار ۱۶۷،۸۳ ۔باب ۴۳

6۔ بحار الانوار ۹۵،۸۳ ۔ باب ۴۱

7۔ باقیات الصالحات ۲۱

8۔ مستدرک الوسائل ج ۵ ص ۳۴۴

منابع وماخذ

1) قران کریم

2) اثار و برکات امیر المؤمنین سید ناجی جزائری)

3) احقاق الحق قاضی نور اللہ شوستری)

4) أخلاق نبی و اہل بیت شیخ باقر قرشی)

5) ارشاد القلوب شیخ مفید)

6) امالی طوسی شیخ طوسی)

7) باقیات صالحات شیخ عباس قمی)

8) بحارالانوار شیخ محمد باقر مجلسی)

9) تحفہ رضویہ سید محمد رضی رضوی)

10) تفسیر برھانسید ھاشم بحرانی)

11) تفسیر نور الثقلین شیخ عبد علی حویزی)

12) توحید شیخ صدوق)

13) ثواب الاعمال و عقاب الاعمال شیخ صدوق)

14) جامع الاخبارتاج الدین شعیری)

15) جمال الاسبوع سید علی ابن طاؤوس)

16) خزینۃ الجواھر علی اکبر نہاوندی)

17) دار السلام شیخ نوری)

18) ریاض السالکین سید علی خان حسینی)

19) سفینۃ البحار شیخ عباس قمی)

20) عوالی اللآلیءابن ابی جمہور احسائی)

21) عیون اخبار رضا علیہ السلام شیخ صدوق)

22) فروع کافی شیخ کلینی)

23) فضائل خمسہ صحاح ستہ سے سید مرتضی فیروزآبادی)
24) قطرہ سید احمد مستنبط)
25) لئالی الاخبار شیخ محمد نبی تویسرکانی)
26) مجمع البحرین طریحی)
27) مسترک وسائل شیخ نوری)
28) مکارم اخلاق شیخ طبرسی)
29) من لایحضرہ الفقیہ شیخ صدوق)
30) منازل اخرت شیخ عباس قمی)
31) مناقب ال ابی طالب ابن شہر آشوب)
32) منتہی الآمال شیخ عباس قمی)
33) میزان حکمت شیخ محمد ری شہری)
34) نہج البلاغہ خطبے، خطوط، کلمات قصار).
35) وسائل شیعہ شیخ حر عاملی)

فہرست

مقدمہ مؤلف.......... 4

مقدمہ مترجم.......... 5

فوائد الصلاۃ علی النبی المختار و علی آلہ الاطہار علیہم السلام.......... 6

رسول اکرم ﷺ کی شخصیت.......... 6

پہلی فصل.......... 10

{صلوات کے بعض فوائد}.......... 10

1. صدائے خدا و رسول ﷺ پر لبیک ہے صلوات.......... 10

2. صلوات حسنات و درجات میں اضافہ کا سبب ہے.......... 12

3. صلوات تکمیل نماز کی باعث ہے.......... 13

4. صلوات سنگینی میزان کا باعث ہے.......... 13

5. صلوات سب سے افضل عمل ہے.......... 14

6. صلوات گناہوں کا کفارہ ہے.......... 17

ایک بہترین واقعہ.......... 17

7. صلوات محبت و قرب پروردگار اور نبی ﷺ کو کیئے ہوئے سلام کے جواب کا ذریعہ ہے... 18

8. صلوات تاریکوں سے نکل کر نور کی طرف جانے کا ذریعہ ہے.......... 19

9. صلوات نفاق کے خاتمہ کی باعث ہے.......... 19

10. صلوات شیطان سے دوری کی باعث ہے.......... 20

11. قیامت کے ہول ناک مناظر سے نجات کا راستہ ہے صلوات.......... 20

12. صلوات سے انسان دنیا و آخرت میں ایمان پر باقی رہ سکتا ہے.......... 21

13. صلوات باعث شفاعت ہے.. 21
14. صلوات باعث قبولیت دعا ہے.. 22
15. صلوات سے حاجتیں پوری ہوتی ہیں 23
16. صلوات صحت و سلامتی کی باعث ہے.. 24
17. صلوات کے ذریعہ سے بھولی ہوئی چیزوں کو یاد کیا جاسکتا ہے.......................... 24
18. صلوات فقر سے نجات کی باعث ہے 25
19. صلوات باعث رحمت الٰہی ہے 26
20. صلوات کے ذریعہ خواب میں نبی ﷺ ، امام علیہ السلام یا مردہ کی زیارت ہوگی 26
صلوات کے فوائد بطور خلاصہ.. 27
دوسری فصل.. 31
{صلوات کا فائدہ محمدو آل محمد علیہم السلام کو پہنچتا ہے یا خود صلوات پڑھنے والے کو}.......... 31
محمد و آل محمد علیہم السلام پر صلوات بھیجنے کا طریقہ.. 31
تیسری فصل 33
{صلوات واجب ہے یا مستحب؟}.. 33
1. وہ مقامات جہاں صلوات پڑھنا مستحب ہے 34
1. جب سرکار دوعالم ﷺ کا ذکر ہو: 34
2. رکوع و سجود میں:.. 34
3. قنوت میں: 34
4. بعد از نماز:.. 34
5. سونے سے پہلے: 35

6. نماز صبح کے بعد: 35
7. وقت استخارہ صلوات مستحب ہے: 36
8. مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت صلوات مستحب ہے: 36
9. ہر نشست و مجلس میں صلوات مستحب ہے: 36
10. جب چھینک آئے تو صلوات مستحب ہے: 36
11. نزدیک غروب پنجشنبہ و شب جمعہ صلوات پڑھنا مستحب ہے: 37
12. روز جمعہ صلوات مستحب ہے: 37
2. سوال: کتنی صلوات کافی ہے؟! 37
3. بچوں کی صلوات: 37
چوتھی فصل 39
{ایک جوان اور صلوات} 39
پانچویں فصل 45
{جناب آدم و حوّا علیہما السلام کا نکاح} 45
جناب آدم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام) و حوّاع) کا عقد نکاح کیسے ہوا ؟ 45
صلوات بتراء 45
۲۔ توفیق اِلھی جناب شیخ انصاری رحمۃ اللہ علیہ کیلئے: 47
۳۔ نشست اولیاء سرکار دو عالم ﷺ پر: 47
۴۔ آل علی علیہ السلام کی تکبیریں: 47
جب بھی کسی نبی کا ذکر آئے تو پہلے محمد ﷺ پر صلوات پڑھے سوائے جناب ابراھیم علیہ السلام کے...... 49
ساتویں فصل 51

{انبیاء علیہم السلام کا محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ سے توسل}............ 51
آٹھویں فصل............ 55
{محمد و آل محمد علیہم السلام کے ذریعہ سے اہل کتاب کا............ 55
استغاثہ}............ 55
{خاتمہ}............ 59
ثانیا: صلوات دعاؤں میں:............ 59
۴۔ جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے منسوب دعا صلوات کے سلسلہ سے :............ 61
۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کی دعا صلوات کے سلسلہ سے :............ 62
منابع وماخذ............ 64